ماہنامہ

اردو / English

آواز اہلسنت

گجرات پاکستان

زیرِ سرپرستی
پیشوائے اہلسنت، استاذ العلماء
پیر محمد افضل قادری

اہل علم اور عوام کیلئے یکساں مفید
کثیر الاشاعت علمی وتحقیقی میگزین

انٹرنیٹ پر مکمل شائع ہونیوالا میگزین At "www.ahlesunnat.info" ☆ اکتوبر / نومبر 2005ء

اے خاصہ خاصانِ رسل وقت دعا ہے
امت پہ تیری آکے عجب وقت پڑا ہے

اعتکاف · عید الفطر · طریقہ حج · فطرانہ · زیادہ جنازے

درس قرآن

بیت اللہ، حرمین شریفین اور وجوب حج کی شرائط

مفسر قرآن علامہ محمد جلال الدین قادری

درس حدیث

آثار و تبرکات کا شرعی حکم

استاذ العلماء، پیر محمد افضل قادری دامت برکاتہم العالیہ کے قلم سے

خبرنامہ

دست مصطفیٰ قوت الٰہی کا مظہر اتم

شیخ الحدیث علامہ محمد اشرف سیالوی

سچی حکایات

سلطان الواعظین مولانا ابوالنور محمد بشیر صاحب
کی روح پرور، سبق آموز، شاندار کاوش

Teaching Of Islam

Allama Sajid Ul Hashemi, U.K

دار الافتاء اہلسنت

قرآن وسنت کی روشنی میں سوالوں کے مدلل جوابات پر مشتمل

صاحبزادہ پیر محمد عثمان علی قادری

دانش حجاز

اقوال زریں اور تبصروں سے مزین، برطانیہ کے
مشہور سکالر محمد دین سیالوی کی دانشمندانہ تحریر

تم میں سے ایک جماعت ضرور ہونی چاہئے جو بھلائی کی دعوت دے، نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے اور یہی فلاح پانے والے ہیں (القرآن)

خبر نامہ

مکہ مکرمہ میں رسول اللہ ﷺ کے گھر جائے ولادت کو ختم کر کے فائیو سٹار ہوٹل تعمیر کرنے کے سعودی فیصلے کے خلاف

2 ستمبر جمعۃ المبارک کو دنیا بھر میں یوم احتجاج منایا گیا

سعودی سفیر اور دیگر اسلامی ممالک کے سفیروں کے نام پیر صاحب نے مراسلہ جاری کر دیا

عالمی تنظیم اہلسنت کے مرکزی امیر پیر محمد افضل قادری نے اسلام آباد میں اسلامی ممالک کے تمام سفیروں کو ایک مراسلہ کے ذریعے اس المناک خبر سے مطلع کیا اور ان سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اپنی حکومتوں کے ذریعے سعودی حکومت پر دباؤ ڈالیں کہ وہ رسول اکرم ﷺ کے تاریخی گھر اور اسلام کی عظیم یادگار کو مسمار کرنے سے باز رہے۔ انہوں نے علماء و مشائخ اور دنیا بھر کے دینی حلقوں سے اپیل کی کہ وہ رسول اکرم ﷺ کے مقدس گھر کی حفاظت کیلئے تمام ضروری اقدامات اٹھائیں۔ اسلام آباد میں سعودی عرب کے سفیر کے نام مراسلہ میں پیر صاحب نے واضح کیا کہ اگر سعودی حکومت نے اپنا فیصلہ واپس نہ لیا تو عالمی تنظیم اہلسنت اسلام آباد سمیت پوری دنیا میں سعودی سفارت خانوں کے سامنے زبردست احتجاجی مظاہرے کرے گی۔ سعودی حکومت سے مطالبہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا: والدہ رسول حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک سمیت تمام مسمار کردہ آثار نبوی و آثار صحابہ کرام کو بحال کرے اور حرمین شریف میں فرقہ وارانہ لٹریچر اور تبلیغ پر پابندی لگائے

زلزلہ زدگان کی امداد اور خصوصی طور پر بے گھر لوگوں کی آبادکاری کیلئے ہر ممکن کوشش کریں

پوری دنیا میں موجود تنظیم کے عہدیداران و ارکان، شاگردوں اور مریدین کو پیر محمد افضل قادری کی ہدایت

تنظیم کے مرکزی ناظم اعلیٰ صاحبزادہ محمد ضیاء اللہ قادری بھی متاثرہ علاقوں کیلئے سامان لیکر گئے

زلزلہ حکمرانوں کی کفر نوازی اور بداعمالیوں کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے مسلمانوں کو لادین کرنے کی کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ اندریں حالات پوری قوم اللہ تعالیٰ کے حضور سچی توبہ کرے اور اسلام دشمن اور بداعمال لوگوں سے نجات حاصل کر کے مملکت خداداد پاکستان میں اللہ کے نیک بندوں کی حکومت قائم کر کے نظام مصطفیٰ کا عملی نفاذ کریں۔ ان خیالات کا اظہار عالمی تنظیم اہل سنت کے مرکزی امیر پیر محمد افضل قادری نے مرکزی کیمپ متصل "باب غوث اعظم" بائی پاس روڈ گجرات سے زلزلہ زدگان کیلئے امدادی سامان کا ایک بڑا قافلہ روانہ کرتے وقت کیا۔ اب تک مرکزی کیمپ سے صاحبزادہ پیر محمد عثمان افضل قادری، سید عبدالغفار شاہ، علامہ ابوتراب بلوچ، صاحبزادہ محمد اسلم قادری ایڈیٹر آواز اہل سنت، سید مہدی شاہ، مولانا قاری صدیق کشمیری، قاری اللہ بخش قادری متاثرہ علاقوں تک قافلے لے جا چکے ہیں۔

مسلمان اپنی علمی و عملی کمزوریاں دور کریں، دینی مدارس و لائبریریوں پر زیادہ توجہ دیں، زیادہ پیسہ علم پر خرچ کریں
حکومت کو بے حیائی اور لادینیت پھیلانے سے روکیں، مزارات اولیاء پر غیر شرعی رسوم سے احتراز کیا جائے
جامعہ سے اس سال 514 عدد طلبہ و طالبات فارغ ہوئے دیگر خانقاہوں میں بھی تعلیم و تربیت پر توجہ دی جائے

معراج مصطفیٰ ﷺ کانفرنس اور فقیہ اعظم کے عرس مبارک کی سالانہ تقریبات میں پیشوائے اہلسنت کا خطبۂ صدارت

نیک آباد مراڑیاں شریف میں 27 رجب / 2 ستمبر 2005 کو سالانہ معراج مصطفیٰ ﷺ کانفرنس اور معروف علمی و روحانی شخصیت فقیہ اعظم حضرت مولانا خواجہ محمد نیک عالم قادری رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک کی سالانہ تقریبات اختتام پذیر ہوگئیں۔ ملک کے اطراف و اکناف سے ہزارہا عوام و خواص کے علاوہ بیرونی ممالک سے بھی عقیدت مندوں کی شرکت۔ صدارت کے فرائض خانقاہ قادریہ عالمیہ کے سجادہ نشین پیشوائے اہلسنت حضرت پیر محمد افضل قادری مدظلہ نے انجام دیئے۔ تلاوت و نعت شریف کے بعد مفتی نور حسین صاحب، علامہ عطاء المصطفیٰ جمیل، علامہ سلیم اللہ تابانی، مولانا قاضی امیر حسین، مولانا نصر اللہ خان، علامہ ابوتراب بلوچ، علامہ عبدالغفور گولڑوی نے خطابات کئے۔ شاندار نظم و نسق، قلبی و روحانی سکون اور لنگر شریف کا وسیع انتظام تھا۔ (بقیہ خبریں صفحہ 43 پر)

marfat.com

باسمہ القادر

عالم اسلام کی عظیم دینی درسگاہ !!!

جامعہ قادریہ عالمیہ نیک آباد مراڑیاں شریف بائی پاس روڈ گجرات پاکستان

مختصر تعارف و کارکردگی رپورٹ

☆...... اس سال جامعہ قادریہ عالمیہ اور شریعت کالج طالبات میں مسافر طلبہ و طالبات کی تعداد 650 ہے، جن کیلئے فری تعلیم، فری خوراک، اور فری رہائش کا انتظام کیا گیا ہے، جبکہ مستحق طلبہ و طالبات کو علاج کی فری سہولت بھی حاصل ہے۔

☆...... طلبہ و طالبات کے شعبوں میں مکمل درس نظامی (ثانویہ عامہ، ثانویہ خاصہ، الشہادۃ العالیہ، الشہادۃ العالمیہ) مساوی ایم اے عربی و اسلامیات (جس میں قرآن مجید، حدیث شریف، تفسیر، فقہ، اصول تفسیر، اصول حدیث، اصول فقہ، علم العقائد، صرف ونحو و ادب عربی، اور منطق و فلسفہ و علم المعانی والبیان، علم التجوید والقرأت کے علاوہ دیگر کئی علوم جن میں انگلش و سائنس بھی شامل ہیں، کی تعلیم دی جاتی ہے) علاوہ ازیں شعبہ حفظ قرآن، شعبہ تجوید و قرأت و خطابت، فاضل عربی، دورۂ میراث، اسلامی تربیتی کورسز، معلمین و معلمات کی تربیت، وغیرہم کے علاوہ جدید ترین کمپیوٹرز کی تعلیم کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔

☆...... فارغ التحصیل فضلاء و فاضلات اندرون و بیرون ملک شاندار دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

☆...... دیگر عملہ کے علاوہ 15 اساتذہ طلبہ کو اور 25 معلمات طالبات کو پڑھا رہی ہیں۔

☆...... اس سال مختلف شعبہ جات سے فارغ التحصیل طلبہ و طالبات کی تعداد 514 ہے۔

☆...... ''جامعہ قادریہ عالمیہ'' اور اسکے شعبہ خواتین ''شریعت کالج طالبات'' کی زیر سرپرستی اندرون ملک و بیرون ملک 250 سے زائد ذیلی شاخیں دین کی شمع روشن کر رہی ہیں۔

☆...... انٹرنیٹ www.ahlesunnat.info پر دنیا بھر سے آنے والے اور دیگر ذرائع سے آنے والے سوالوں کے مدلل جوابات وقتاً فوقتاً جات بھی جاری کیے جاتے ہیں۔

☆...... ''شریعت کالج طالبات'' کی تعمیرات نقشہ کے مطابق مکمل ہوگئی ہیں، رہائش کی سخت تنگی کے پیش نظر مزید توسیع کی فوری ضرورت ہے، جس کیلئے اراضی خرید لی گئی ہے۔

☆...... ''جامعہ قادریہ عالمیہ'' کا عظیم الشان ''غوث اعظم بلاک'' مکمل ہوگیا ہے۔ رہائش کی تنگی کے پیش نظر ایک اور عظیم الشان 3 منزلہ بلاک کی تعمیر کی فوری ضرورت ہے۔ ☆...... ''جامع مسجد عیدگاہ'' تعمیرات کے آخری مراحل میں ہے۔

☆...... شہر گجرات میں اشد ضرورت کے پیش نظر کچہری چوک سے متصل چوہدری ظہور الٰہی سٹیڈیم کے مین گیٹ کے سامنے ایک انتہائی قیمتی قطعہ اراضی حاصل کر کے ''جامعہ سیدنا علی (برائے طلبہ و طالبات)'' کی عظیم الشان 3 منزلہ عمارت اور ''جامع مسجد ختم نبوت'' کی توسیع کا کام شروع کر دیا گیا ہے، جس کا تخمینہ لاگت 15 ملین روپے سے زائد ہے۔

☆...... جامعہ قادریہ عالمیہ کے بالمقابل بائی پاس روڈ گجرات پر ایک نیا رہائشی بلاک، ایک مسجد مسافراں، باب غوث اعظم، اور انٹرنیشنل مکتبہ اہلسنت کی تعمیرات کا کام بھی شروع کر دیا گیا ہے۔

☆...... سال رواں میں تعلیم، خوراک اور رہائش کے اخراجات 48 لاکھ روپے تک پہنچ چکے ہیں، جبکہ تعمیرات کا کام تسلسل سے جاری ہے، جس کیلئے کروڑوں روپے کی ضرورت ہے۔

احباب سے اپیل ہے کہ ان عظیم الشان دینی منصوبہ جات کی تکمیل کیلئے پرخلوص دعائیں فرمائیں اور اس عظیم دینی خدمت اور صدقہ جاریہ میں اخلاقی و مالی تعاون کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ کیونکہ اس پرفتن دور میں دینی مدارس سے تعاون سب سے بڑی دینی خدمت ہے

الداعی الی الخیر: پیر محمد افضل قادری

مہتمم: جامعہ قادریہ عالمیہ و شریعت کالج طالبات سرپرست: مساجد و مدارس کثیرہ

بینک اکاؤنٹ نمبر 2-8090

حبیب بینک سرگودھا روڈ گجرات

marfat.com

حمد
باری تعالیٰ

اللہ رے کعبہ میں منگتوں کا ہے کیا عالم
ہے شور وفغاں ہر دم ہے آہ وبکا ہر دم

دیوار اجابت پر کہتا ہے کوئی یارب!
عقبیٰ کا بھلا کردے دنیا بھی نہ ہو برہم

کچھ رکن عراقی پر ہیں عرق جبیں لے کر
کچھ رکن یمانی پر روتے ہیں کھڑے پیہم

ہے گوشۂ شامی پر سجدے میں پڑا کوئی
کہتا ہے نہ اب آئے تا حشر بھی شام غم

تو علم عطا کردے تو رزق عطا کردے
ہر گھونٹ پہ کہتا ہے پی پی کے کوئی زم زم

ایک سمت کھڑا سید کہتا ہے کہ او مالک!
من ہیچ نمی گویم من ہیچ نمی خوانم

ہر کس بہ خیال خود دارد ز تو مقصودے
ایں جملہ تو من از تو ترا خواہم

نعت
رسول مقبول ﷺ

جس دل میں سرکار کی الفت ہوتی ہے
رب کی اس پر خاص عنایت ہوتی ہے
جس پر چاہیں آقا رنگ چڑھائیں
یہ تو اپنی اپنی قسمت ہوتی ہے
لگتا ہے جب میلہ آپ کی یادوں کا
خلوت بھی ایسے میں جلوت ہوتی ہے

سوچ کے ان کی عظمت سر جھک جاتے ہیں
دیکھ کے ان کا رتبہ حیرت ہوتی ہے
ہوجائے مقبول جو کملی والے کو
اس آنسو کی قدر وقیمت ہوتی ہے
کر کر کے توصیف مدینے والے کی
حاصل سب کو عزت ہوتی ہے

فرق نہیں کرتی اپنوں بیگانوں میں
رحمت تو ہر حال میں رحمت ہوتی ہے
دست کرم ہی پردہ پوشی کرتا ہے
دیکھ کے اپنے کام ندامت ہوتی ہے
جو محبوب رب اکبر ہے فیضان
کس سے اس ہستی کی مدحت ہوتی ہے

پیشکش: ''قادری نعت کونسل'' نیک آباد (مراڑیاں شریف) گجرات پاکستان

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

انقلاب نظام مصطفی ﷺ کا حقیقی علمبردار

بیادگار: آفتاب طریقت وشریعت، قطب الاولیاء حضرت خواجہ پیر محمد اسلم قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اہل حق اور اہل جنت کا ترجمان

ماہنامہ

آوازِ اہل سنت

گجرات پاکستان

اکتوبر، نومبر 2005ء

زیر سرپرستی: پیشوائے اہل سنت، استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری دامت برکاتہم العالیہ

سجادہ نشین خانقاہ قادریہ عالیہ، مرکزی امیر عالمی تنظیم اہل سنت، مہتمم: جامعہ قادریہ عالیہ + شریعت کالج طالبات

چیف ایڈیٹر: صاحبزادہ پیر محمد عثمان علی قادری ☆ ایڈیٹر: صاحبزادہ محمد اسلم قادری

مقام اشاعت: "مرکز اہلسنت" نیک آباد (مراڑیاں شریف) بائی پاس روڈ گجرات پاکستان

قیمت 10 روپے، دفتر سے مستحقین فری حاصل کر سکتے ہیں!

سالانہ ممبرشپ حاصل کرنے کیلئے پاکستان سے 120 روپے، عرب ممالک سے 50 درہم، برطانیہ ویورپ سے 10 پونڈ، امریکی ریاستوں سے 20 ڈالر منی آرڈر کریں۔

معاونین: علامہ ساجد قادری، علامہ راشد قادری، علامہ شہباز چشتی قانونی مشیر: میاں اشرف تنویر ایڈووکیٹ، چوہدری فاروق حیدر ایڈووکیٹ

ادارتی بورڈ: سید فضل رضا، صاحبزادہ محمد فاروق علی، محمد جاوید اقبال، کامران محمود، شہزاد احمد، ندیم اقبال، وحید بیگ، قاضی مشتاق، خالد محمود، تعبیر عباس، قیصر شہزاد، احمد کمال، بہشت بیگ، مطلوب عالم

سرکولیشن منیجر: محمد الیاس زکی، مصطفیٰ کمال، حافظ مشتاق، محمد اشرف کمپوزنگ: راحیل راؤف، بشارت محمود آفس سیکرٹری: حافظ شبیر حسین ساہی

برائے رابطہ: دفتر ماہنامہ آوازِ اہل سنت، نیک آباد (مراڑیاں شریف) بائی پاس روڈ گجرات پاکستان

فون: 402-053-3521401 فیکس: 3511855 ای میل monthly@ahlesunnat.info

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ترتیب !!!

ٹائٹل		
ٹائٹل	نومبر 2005ء	1
تعارف	جامعہ قادریہ عالمیہ و شریعت کالج طالبات	3
حمد و نعت	پیشکش: "قادری نعت کونسل"	4
ادارتی صفحہ	ماہنامہ "آواز اہل سنت"	5
اداریہ	ادارہ	7
درس قرآن	علامہ جلال الدین قادری	9
درس حدیث	پیشوائے اہلسنت پیر محمد افضل قادری	14
سچی حکایات	سلطان الواعظین مولانا ابوالنور محمد بشیر صاحب	24
دست مصطفیٰ قوت الٰہی کا مظہر اتم	شیخ الحدیث علامہ محمد اشرف سیالوی	27
دار الافتاء اہلسنت	صاحبزادہ محمد عثمان علی قادری	29
دانش حجاز	جناب محمد دین سیالوی، برطانیہ	33
عید الفطر	استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری	37
(اردو/انگلش) Teachings of Islam	Allama Sajid ul Hashemi	42
خبر نامہ	نیوز ایڈیٹر علامہ محمد ابو تراب بلوچ	2,43

ماہنامہ "آواز اہل سنت" میں موجود تحریریں جید علماء دین و مفتیان اسلام کی نظر ثانی کے بعد شائع ہوتی ہیں فسبحان اللہ عما یصفون!

marfat.com

حکمرانوں کی بداعمالیاں اور زلزلہ کی تباہ کاریاں

اداریہ

خلیفہ اول سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلیفہ رسول منتخب ہونے کے بعد اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا:

''ولا شاعت الفاحشة فی قوم الا عمهم بالبلاء.''

ترجمہ: ''فحاشی (بے حیائی اور گناہوں کی بہتات) کسی قوم میں نہیں پھیلتی مگر مصیبتیں پوری قوم کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہیں۔'' (مصنف عبدالرزاق، کتاب العلم، باب لاطاعة فی معصیة، جز:11، صفحہ:336، حدیث:20701)

یقیناً یہ تباہ کن زلزلہ بھی حکمرانوں کے اسلام کش اقدامات اور اس پر پوری قوم اور بالخصوص علماء و مشائخ کی مجرمانہ خاموشی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا قہر و غضب ہے۔

کاش! ہمارے حکمران اب بھی اللہ تعالیٰ سے ڈر جائیں سچی توبہ کرکے اپنے آپ پر اور مملکت خداداد پاکستان میں نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نفاذ کردیں۔

1947ء میں تقسیم ہند اور مملکت خداداد پاکستان کا قیام صرف اور صرف اسلام کی بنیاد پر ہوا تھا۔ تحریک پاکستان میں ''پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ'' مسلمانوں کا نعرہ تھا۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ایک علیحدہ ملک عطا فرمادیا تو مسلمانوں نے بدعہدی کی اور مملکت خداداد میں نظام مصطفیٰ کا نفاذ نہ کیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت ان کے شامل حال نہ رہی۔ وسائل سے بھرپور ملک ترقی نہ پکڑ سکا۔ بلکہ 1971ء میں مسلمانانِ پاکستان ذلت آمیز شکست سے دوچار ہوئے۔ تاریخ میں پہلی بار 90ہزار سے زیادہ تعداد میں اسلامی افواج نے سرنڈر کیا۔ ملک کا ایک حصہ مشرقی پاکستان ملک سے جدا ہوگیا۔

سابق حکمرانوں نے نفاذ اسلام میں تساہل اختیار کیا لیکن جنرل پرویز مشرف نے اقتدار میں آنے کے بعد بڑے جارحانہ انداز میں اسلام کش اقدامات اٹھائے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ کمال اتاترک (الحاد و لادینیت کا علمبردار ترکی لیڈر) ان کا آئیڈیل ہے۔ افواج پاکستان کے ماٹو ''ایمان تقویٰ اور جہاد فی سبیل اللہ'' کے برعکس کفر نوازی کی انتہا کردی اور فسق و فجور و عریانی و فحاشی کی کھلی ترویج کی۔ یہود و نصاریٰ کی کھلی غلامی اختیار کی پاکستان میں پہلی بار کفار کو مسلمانوں کے خلاف جنگ میں فوجی اڈے دیئے اور مسلمانوں کے خلاف کفار کی اعلانیہ جنگی امداد کی یہود و نصاریٰ کی فضائی افواج نے ارض پاکستان سے 58000 سے زائد بار مسلم ملک افغانستان پر حملے کرکے تباہ کن بمباری کی اور افواج پاکستان سے جہاد فی سبیل اللہ کی بجائے جہاد فی سبیل الشیطان کروایا۔

اسلام اور پاکستان کے دشمن قادیانیوں کو کلیدی عہدے دیئے اور قادیانیت نوازی کی انتہا کردی۔ آئندہ نسل کو بے دین اور ملحد بنانے کیلئے نصاب تعلیم میں سے اسلامی روح کو ختم کرنے کی پالیسی بنائی اور جہاد و شہادت کے مضامین کو

marfat.com

نصاب سے خارج کرنے کی سازش کی نیز امتحانی بورڈز آغا خان فرقہ (اسمٰعیلی فرقہ جو اپنے امام کو خدا قرار دیتے ہیں) کی تحویل میں دے دیئے۔ تعلیمی اداروں میں معصوم بچوں کو سیکس اور بے راہ روی کی ترغیب کا شیطانی طریقہ شروع کیا۔ اسلامی پردہ، چوروں کے ہاتھ کاٹنے کے حکم خداوندی اور سنت رسول داڑھی کا تمسخر اڑایا۔ اسلام کے مقدس ترین قانون توہین رسالت ایکٹ 295 سی اور حدود آرڈیننس میں ترمیم کرکے ان قوانین کو غیر مؤثر بنادیا۔ قوم میں شرم وحیا اور پاکیزگی کی اقدار کو ختم کرنے کیلئے پی ٹی وی اور دیگر تمام سرکاری ذرائع سے تباہ کن عریانی وفحاشی اور بے حیائی پھیلائی تاکہ یورپ اور امریکہ کی طرح پاکستان میں زنا عام ہوجائے اور لوگ حرامی بچے کھلے عام پیدا کریں۔ نیز ماہ رمضان المبارک میں کئی ایک فلم سٹار (جنہیں پہلے کنجر اور کنجریاں کہا جاتا تھا) کوٹی وی پر وعظ و نصیحت اور دینی مسئلے بتانے کیلئے بٹھا کر دین کے ساتھ کھلا مذاق کیا جارہا ہے۔ یہود ونصاریٰ اور قادیانیوں کی ایماء پر دینی مدارس پر پابندیاں لگانے کیلئے خطرناک سازشیں کی جارہی ہیں اور حال ہی میں لاہور میں تاریخی مسجد شہید گنج کو مسمار کرکے وہاں سکھوں کی خوشنودی کیلئے فوج اور پولیس کی نگرانی میں گردوارہ تعمیر کیا جارہا ہے۔

اندریں حالات تباہ کن زلزلوں کی صورت میں یہ خدائی قہر وغضب حکمرانوں اور پوری قوم کو جھنجھوڑنے کیلئے ہے۔ لیکن حیف ہے کہ حکمرانوں نے اب بھی سچی توبہ نہیں کی اور اپنی کفر نوازی اور اسلام کش پالیسیوں کو ہرگز ترک نہیں کیا اور نہ ہی اسلامیانِ پاکستان اور بالخصوص دینی حلقوں نے حکمرانوں کی اصلاح کیلئے کوئی مؤثر دباؤ پیدا کرنے کا لائحہ عمل بنایا ہے۔ جو کہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے تحت ان کا شرعی فریضہ ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب اکرم ﷺ کی طفیل حکمرانوں کو اپنی اور پوری پاکستانی قوم کی اصلاح کرنے کی توفیق عطا فرمائے، ہمارے حکمران اسلام کش اقدامات سے سچی توبہ کرلیں اور مملکت خداداد پاکستان میں نظام مصطفیٰ ﷺ کا عملی نفاذ کرکے اپنے آپ کو اور پوری قوم کو سعادات دارین سے بہرہ ور بنائیں۔ آمین!!!

اے خاصہ خاصان رسل وقت دعا ھے　امت پہ تیری ایک عجب وقت آن پڑا ھے

زلزلہ زدگان کی امداد

یہ امر خوش آئند ہے کہ حکومت، فوج اور پوری قوم نے زلزلہ زدگان کی مالی واخلاقی امداد کرنے کا حق ادا کیا ہے۔ البتہ غیرت اسلامی کا تقاضا یہ تھا کہ دشمنان اسلام کی طرف سے امداد (جو کہ درحقیقت قوم کو ملحد و بے دین بنانے کیلئے رشوت ہے) قبول نہ کی جاتی۔ کیوں کہ پاکستان اور عالم اسلام کے پاس خداداد وسائل کی کمی نہ تھی۔ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ صدارتی فنڈ میں جو بے پناہ رقوم جمع ہوئی ہیں۔ انہیں انصاف کے ساتھ بروقت زلزلہ زدگان کیلئے خرچ کیا جائے۔ الحمدللہ! ''عالمی تنظیم اہل سنت'' نے مرکزی دفتر نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات اور ملک بھر سے بے شمار قافلے کشمیر اور سرحد کے دور دراز علاقوں میں بھیجے ہیں اور یہ سلسلہ ابھی جاری ہے۔

عالمی تنظیم اہل سنت یہ چاہتی ہے کہ آفت زدہ علاقوں میں گھروں کی تعمیر نو کے ساتھ ساتھ شہید ہونے والی مساجد اور دینی مدارس کی تعمیر نو پر بھی خصوصی توجہ دی جائے۔ انشاء اللہ جلد اس سلسلہ میں جامع لائحہ عمل بنایا جارہا ہے۔ مخیر حضرات دینی مدارس ومساجد کی تعمیر نو کے اس منصوبے کیلئے بھی کردار ادا فرمائیں!!!

درس قرآن
بیت اللہ، حرمین شریفین اور وجوب حج کی شرائط

مفسر قرآن علامہ محمد جلال الدین قادری

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

"فِیۡهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبۡرٰهِیۡمَ وَمَنۡ دَخَلَهٗ کَانَ اٰمِنًا وَلِلّٰهِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الۡبَیۡتِ مَنِ اسۡتَطَاعَ اِلَیۡهِ سَبِیۡلًا وَمَنۡ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الۡعٰلَمِیۡنَ."

ترجمہ:

"اس میں کھلی نشانیاں ہیں، ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ، اور جو اس میں آئے امان میں ہو، اور اللہ کیلئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے، اور جو منکر ہو تو اللہ سارے جہاں سے بے پرواہ ہے۔"

(قرآن مجید، پارہ 4، سورہ آل عمران، آیت: 97)

حل لغات

" آیٰتٌ بَیِّنٰتٌ": آیت جمع ہے آیۃ کی، آیت کا معنی ہے: ظاہر، علامت، واضح نشان۔

قرآن مجید کے جملوں کو آیات اسلئے کہتے ہیں کہ ان سے توحید، رسالت، اسلام اور حقائق ظاہر ہوتے ہیں۔

اگرچہ عالم کا ذرہ ذرہ رب تعالیٰ کی نشانیوں سے معمور ہے، جہاں نظر اٹھاؤ رب کریم جل مجدہ کی قدرت کی نشانیاں ہیں مگر بیت اللہ شریف کی نشانیاں بڑی واضح ہیں۔ ان میں سے چند ایک یہ ہیں:

(ا) بیت اللہ تمام مسلمانوں کا ایسا محبوب ہے کہ ہر دل اس کی طرف جھکا رہتا ہے۔

(ب) بیت اللہ شریف کی زیارت رب کریم کی تجلیات کی زیارت ہے، یہی وجہ ہے کہ اس کی زیارت کرنے والی آنکھ نم آلود رہتی ہے، جتنی بار زیارت کرو آنسو جاری ہو جائیں گے۔

(ج) ہر رات روئے زمین کے اولیائے کاملین کی ارواح طیبہ وہاں حاضر ہوتی ہیں۔

(د) جو شخص یہاں حاضر ہوا اسے امن مل گیا، مجرم جتنی دیر یہاں رہا سزا سے محفوظ رہا، اور اگر ایمان ساتھ ہے تو عذاب سے امن میں آ گیا۔

(ہ) اگر کوئی جانور اپنے شکاری سے بچ کر یہاں داخل ہو گیا شکار ہونے سے بچ گیا، بلکہ درندہ اپنے شکار کا تعاقب کرنے والا اس کی حدود میں داخل نہیں ہوتا۔

(و) کوئی پرندہ بیت اللہ شریف کے اوپر سے نہیں گزرتا، پرندوں کی ٹولیاں جب یہاں سے پرواز کرتی گزرتی ہیں بیت اللہ کے اوپر سے آ کر

marfat.com

جدا ہو جاتی ہیں۔

(ز) اگر کوئی پرندہ بیمار ہو تو حصول شفا کیلئے بیت اللہ کی فضاسے گزرتا ہے تا کہ اسے شفا مل جائے

(ح) جس جابر ظالم نے بیت اللہ شریف کی توہین یا تخریب کا قصد کیا فوراً اپنے انجام کو پہنچا، اللہ تعالی نے ابابیل سے ابرہہ کے ہاتھیوں کو تباہ کر دیا۔

(ط) اہل بصیرت کا مشاہدہ یہ ہے کہ دنیا میں درختوں کی شاخیں اس کی طرف جھکی رہتی ہیں۔

"مَنِ اسۡتَطَاعَ اِلَیۡهِ سَبِیۡلًا":

استطاعت "طَوۡعٌ" سے بنا ہے جس کا معنی ہے: خوشی ورضا، حد وسعت کو اصطلاح میں استطاعت کہتے ہیں، یعنی ایسا کام جو سہولت سے ہو سکے، اس کا مقابل عجز ہے۔

آیت مبارکہ میں اس استطاعت سے مراد زادراہ اور سواری کا مہیا ہونا ہے، یعنی جو مسلمان زادراہ اور سواری پر قدرت رکھتا ہے اس پر حج بیت اللہ فرض ہے۔

مسائل شرعیہ

1۔ کعبہ مشرفہ مکہ معظمہ میں ایک بقعہ مبارکہ کا نام ہے، جسے بیت اللہ، بیت العتیق اور دیگر مبارک ناموں سے یاد کیا جاتا ہے۔

کعبہ معظمہ کے بقعہ مبارکہ پر پتھر کی ایک سادہ مگر پرہیبت عمارت ہے، یہ عمارت اس بقعہ مبارکہ کی علامت ہے، یہ بقعہ مبارکہ تحت الثریٰ سے ثریا تک کعبہ ہے، موجودہ عمارت کے پتھر ہٹا دینے یا بدل دینے سے اس کی حیثیت پر اثر نہیں پڑتا اور اگر موجود پتھروں کو اس بقعہ مبارکہ سے ہٹا کر دوسری جگہ کوئی عمدہ عمارت بنا دی جائے تو وہ کعبہ نہیں بن جاتا۔ لہٰذا اگر انسان فضا میں بلند ہو جائے یا سمندر کی تہ یا غار میں نیچے چلا جائے اور موجودہ عمارت کعبہ کی محاذات میں نہ ہو تو بھی اس بقعہ مبارکہ کی طرف منہ کرنے والا قبلہ رو ہے اس کی نماز جائز ہے۔

کعبہ ایک لطیفہ ربانی ہے، جو تجلیات ربانیہ کی فرودگاہ ہے، ظاہر کعبہ اگرچہ مخلوق ہے اور اس کا تعلق عالم خلق سے ہے مگر حقیقت کعبہ ایک باطنی نسبت ہے جس کا ادراک حواس اور خیالات سے نہیں ہو سکتا بلکہ محسوس ہونے کے باوجود غیر محسوس ہے، یہ شان ظاہر کعبہ کی ہے حقیقت کعبہ کا ادراک علم ظاہری سے نہیں ہو سکتا۔

یادرہے حقیقت کعبہ سے حقیقت قرآن بالا ہے اور حقیقت قرآن سے حقیقت نماز بالا ہے، اس کے بعد مقام فناوبقا ہے، ان تمام حقائق سے بالا حقیقت محمدیہ ہے، جس کا حقیقی علم سوائے اللہ تعالی کے کسی اور کو حاصل نہیں۔

پاک ہے وہ ذات جس نے ممکنات کو وجوب کا آئینہ بنایا اور عدم ذاتی کو وجوب اور وجود کا مظہر قرار دیا۔

2۔ مقام ابراہیم ایک پتھر ہے مگر عجائبات سے پُر ہے، تعمیر کعبہ کے وقت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام اس پر کھڑے ہوتے تھے تا کہ دیوار کی اونچائی پر پتھر چُن سکیں، یہ پتھر ضرورت کے مطابق بلند ہو جاتا اور شام کو نیچے ہو جاتا، حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے قدموں کے نشان اس میں پڑ جاتے۔

ہزاروں انقلابات کے باوجود یہ نشان اس مبارک پتھر پر موجود ہیں، بیت اللہ کے دروازے کے قریب موجود ہے، بیت اللہ کی زیارت کرنے والا، اس کی

marfat.com

زیارت سے مشرف ہوتا ہے، حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کے مبارک قدموں کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اسے مخلوق کا مسجود الیہ بنادیا ہے، طواف کرنے والوں کو حکم ہے کہ طواف کے بعد اس کے قریب ہو کر نوافل ادا کرو۔ ارشاد ربانی ہے:

"وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى."

ترجمہ: "اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ۔"

(قرآن مجید، پارہ:2، سورہ بقرہ، آیت:125)

3۔ مکہ مکرمہ کے چاروں اطراف چند میل کا علاقہ حرم کہلاتا ہے، حدود حرم میں داخل ہونے والا امن میں آجاتا ہے، ایسا شخص جو زنا یا قتل یا ارتداد وغیرہ میں بطور حد اس کا قتل جائز ہوا گر حدود حرم میں داخل ہو جائے تو حدود حرم میں اس پر حد قائم نہ کی جائے گی، بلکہ حاکم کسی تدبیر سے اسے حدود حرم سے نکلنے پر مجبور کرے گا، مثلاً اسے کھانے پینے کو نہ دیا جائے، اسے آرام نہ کرنے دیا جائے، جب یہ شخص حدود حرم سے نکل جائے اس پر حد قائم کی جائے، اگر حدود حرم میں داخل ہونے پر قتل سے کم قصاص ہو تو حدود حرم میں قصاص جاری ہو گا، اسی طرح اگر حدود حرم میں داخل ہو کر ایسا جرم کرے کہ اس کا قتل جائز ہو تو اس پر حدود حرم میں حد جاری ہو گی، رب کریم جل مجدہ نے حدود حرم کو جائے امن قرار دیا ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

"وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا."

ترجمہ: "اور جو اس میں آئے امان میں ہو۔"

(قرآن مجید، پارہ:4، سورہ آل عمران، آیت:97)

نیز ارشاد ربانی ہے:

"اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ."

ترجمہ: "اور کیا انہوں نے یہ نہ دیکھا کہ ہم نے حرمت والی زمین پناہ بنائی اور ان کے آس پاس والے لوگ اُچک لئے جاتے ہیں۔"

(قرآن مجید، پارہ:21، سورہ عنکبوت، آیت:67)

حدود حرم میں جرم کرنے والے کی سزا رب تعالیٰ نے یوں بیان فرمائی:

"وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ."

ترجمہ: "اور مسجد حرام کے پاس ان سے نہ لڑو، جب تک وہ تم سے وہاں نہ لڑیں اور اگر تم سے لڑیں تو انہیں قتل کرو۔"

(قرآن مجید، پارہ:2 سورہ بقرہ، آیت:191)

4۔ حدود حرم کے خود رو پودوں کا کاٹنا حرام ہے، اگائے ہوئے درخت کاٹنا جائز ہے، اسی طرح یہاں شکار کرنا حرام ہے، البتہ پالتو جانور ذبح کرنا جائز ہے، موذی جانور سانپ، بچھو، چوہا، کوا، چیل وغیرہ مارنا جائز ہے، پنجرے میں اگر کوئی جانور لے کر حدود حرم میں داخل ہو گیا تو اس کا آزاد کر دینا واجب ہے۔

5۔ حرم مکی کی طرح مدینہ منورہ کے دونوں پہاڑوں کی درمیانی زمین حرم مدنی ہے، دونوں حرموں کو حرمین شریفین کہا جاتا ہے، حرم مکی کی طرح حرم مدنی بھی قابل عزت و تکریم ہے۔

حضور سید عالم، شارع اسلام ﷺ ارشاد فرماتے

maktabah.org

ہیں:

"اِنِّیْ حَرَّمْتُ بَیْنَ لَابَتَیِ الْمَدِیْنَةِ كَمَا حَرَّمَ اِبْرٰهِیْمُ مَكَّةَ."

ترجمہ: "مدینہ منورہ کے دونوں پہاڑوں کے درمیانی زمین کو میں نے حرم کیا جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ معظمہ کو حرم کیا۔"

(صحیح مسلم، کتاب الحج، باب الترغیب فی سکنی المدینۃ الخ، حدیث 2442)

دونوں حرموں میں داخل ہونے والا اور ان میں مر کر دفن ہونے والا قیامت کے روز بے خوف اٹھے گا۔

حضور سید عالم شفیع المذنبین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ زَارَنِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ فَكَاَنَّمَا زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ، وَمَنْ مَاتَ بِاَحَدِ الْحَرَمَیْنِ بُعِثَ مِنَ الْاٰمِنِیْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ."

ترجمہ: "جس نے میرے وصال کے بعد میری (قبر انور کی) زیارت کی گویا اس نے میری ظاہری حیات میں زیارت کی، اور جو دونوں حرموں میں سے کسی ایک میں فوت ہو جائے وہ قیامت کے روز امن والوں میں سے اٹھایا جائے گا۔"

(سنن دار قطنی، جلد 2، صفحہ نمبر 278، حدیث 193)

6۔ حج ارکان اسلام میں سے ایک رکن ہے، یہ فرض عین ہے، اس کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر اور فرض ہونے کے بعد ادا نہ کرنے والا فاسق ہے۔ قرآن مجید، احادیث طیبہ اور اجماع امت اس کی فرضیت پر ناطق ہیں۔ صاحب استطاعت مسلمان پر عمر بھر میں صرف ایک مرتبہ فرض ہے اس سے زائد جتنی مرتبہ ادا کرے گا نفلی حج کا ثواب پائے گا۔

چونکہ حج کی فرضیت کا سبب بیت اللہ ہے اور وہ متکرر نہیں ہوتا اس لئے ایک بار ہی فرض ہے، یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں حج کی اضافت اَلْبَیْت کی طرف ہے۔

7۔ وجوب حج کی چھ شرطیں ہیں اگر کسی میں یہ جمع ہوں گی تو اس پر حج کرنا فرض ہو گا۔

(ا) مسلمان ہونا۔

(ب) بالغ ہونا۔

(ج) عاقل ہونا۔

(د) صحت مند ہونا۔

(ہ) بقدر کفایت زاد راہ ہونا۔

(ز) راستہ کا امن ہونا۔

مسافر عورت کیلئے ایک شرط لازم ہے کہ اس کے ساتھ خاوند یا محرم ہو۔

لہٰذا غریب، مریض، راستہ کا خوف کرنے والا، شیخ فانی، اپاہج، نابینا، وہ مسافر عورت جس کے ساتھ محرم نہ ہو، اور ہر وہ شخص جو بیت اللہ شریف تک نہ پہنچ سکتا ہو، ان پر حج فرض نہیں۔

8۔ آیت مبارکہ میں حج کی فرضیت صرف استطاعت کے ساتھ مشروط ہے باقی شرائط احادیث مبارکہ سے ثابت ہیں، یہ احادیث مبارکہ اگرچہ احاد ہیں مگر قبول ائمہ کا درجہ پا چکی ہیں۔

9۔ تندرست عاقل بالغ مسلمان کے پاس اگر مال زائد ہو کہ بیت اللہ تک آنے جانے کا زاد راہ، سواری کا انتظام اور واپسی تک گھر والوں کیلئے نان و نفقہ حیثیت کے

مطابق ہو تو اس پر حج فرض ہے، ورنہ فرض نہیں۔ غریب آدمی اگر حج کرے گا تو اس کا حج ادا ہو جائے گا۔

10۔ حج کی فرضیت فی الفور نہیں بلکہ علی سبیل التراخی ہے، یعنی اگر کسی پر حج فرض ہو جائے اس پر فوری طور پر ادا کرنا لازم نہیں زندگی میں جب حج کرے گا ادا ہو جائے گا، تاخیر سے گناہ گار نہ ہوگا۔ البتہ جلدی ادا کرنا افضل ہے۔

11۔ مکہ شریف کے ہر مسلمان پر حج فرض ہے۔ مکی کیلئے زادِ راہ اور سواری وغیرہ کی کوئی حاجت نہیں۔

12۔ حج پر قادر شخص اگر حج کئے بغیر مر جائے تو سخت مجرم ہے، اس کا عمل کفار کے مشابہ ہے، اس پر سخت وعید وارد ہے۔

13۔ نابالغ اگر حج کرے گا تو نفل ادا ہو گا، بعد بلوغت اگر اس پر حج فرض ہو تو پھر سے حج فرض ادا کرے۔

14۔ ہر عبادت کی طرح حج بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ادا کرے، نمود و ریا کو دخل نہ دے، حاجی کیلئے لازمی ہے کہ حج مبرور کی کوشش کرے، حلال کمائی سے حج کرے، حج کے ارکان، شرائط، واجبات، سنن اور مستحبات صحیح طور پر ادا کرے۔

15۔ حج مبرور کی علامت یہ ہے کہ حج کے بعد حاجی کے دل میں نرمی پیدا ہو، اس کے گناہوں میں کمی اور نیکیوں میں اضافہ ہو، اس کی زندگی میں نیکی کا غلبہ ہو جائے۔

16۔ سفرِ حج میں عورت کے ساتھ اس کا محرم ہونا لازمی ہے، ورنہ ہر قدم پر گناہ گار ہو گی۔

یاد رہے کہ عورت کا گھر سے بغیر محرم نکلنا ممنوع ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

"لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّا اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ."

ترجمہ: ''(عدت میں) انہیں گھروں سے نہ نکالو، اور نہ وہ آپ نکلیں مگر یہ کہ کوئی صریح بے حیائی کی بات لائیں۔''

(قرآن مجید، پارہ 28، سورہ طلاق، آیت 1)

جب حج جیسی اہم عبادت کیلئے عورت کا بغیر محرم کے گھر سے نکلنا جائز نہیں تو عام حالات میں عورت کا گھر سے بلاوجہ شرعی نکلنا کتنا قبیح ہے۔

17۔ جس شخص پر حج فرض ہو اور وہ کسی عذر کے باعث حج کیلئے بیت اللہ نہ جاسکے یا وہ حج کئے بغیر فوت ہو گیا اور حج کی وصیت کر گیا تو اس کی طرف سے حج کرنے سے اس کا حج ادا ہو جائے گا اور اگر مرنے والا وصیت نہ کر سکا لیکن اس کے اقرباء اس کی طرف سے حج کریں تو قبولیت اور اجر کی قوی امید ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دعاء برائے مرحومین!!!

جتنے بھی مسلمین مسلمات اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں، ہم سب کیلئے دعا گو ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ان کے درجات مزید بلند فرمائے اور ان پر اپنے فضل اور رحمت کا خصوصی نزول فرمائے۔ آمین! (ادارہ)

marfat.com

آثار و تبرکات کا شرعی حکم

درسِ حدیث

استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

"عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِىْ بَكْرٍ اَنَّهَا اَخْرَجَتْ جُبَّةَ طَيَالِسَةً كِسْرَوَانِيَّةً لَهَا لِبْنَةُ دِيْبَاجٍ وَفَرْجَيْهَا مَكْفُوْفَيْنِ بِالدِّيْبَاجِ وَقَالَتْ هٰذِهٖ جُبَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبَضْتُهَا وَكَانَ يَلْبَسُهَا فَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضٰى نَسْتَشْفِىْ بِهَا."

ترجمہ: "حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے ایک طیالسی کسروانی (شاہی) لمبی قمیض نکالی جس کی (گریبان کی) پٹی ریشم کی تھی اور اس کے دامن کا حاشیہ بھی ریشم سے سلا ہوا تھا، پھر کہا یہ رسول اللہ ﷺ کا جبہ ہے، یہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تھا جب وہ وفات پا گئیں تو میں نے اسے اپنے قبضہ میں لے لیا، پس ہم اسے بیماروں کیلئے دھوتے ہیں اور اس سے شفا پاتے ہیں۔" (1)

آثار کی زیارت کرنا اور کرانا سنت صحابہ ہے

حدیث بالا سے واضح ہے کہ صحابیہ رسول حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی نشانی جبہ مبارک کی زیارت کرائی، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی یادگاروں کی زیارت کرانا اور زیارت کرنا صحابہ کرام کی سنت ہے۔

آج کل حرمین شریفین میں نجدی فکر کے علماء غار ثور، غار حراء، جبل احد اور تاریخی کنوؤں کی زیارت سے نہ صرف روکتے ہیں بلکہ اسے شرک وبدعت قرار دے کر مسلمانوں کے جذبات شدید مجروح کرتے ہیں۔

جبل نور اور جبل ثور کے دامن اور کئی دیگر مقامات پر سائن بورڈ نصب کردئے ہیں جن پر عربی انگریزی اور اردو زبانوں میں لکھا ہوتا ہے کہ

"ان مقامات کی زیارت کرنا اور یہاں نماز پڑھنا غیر مشروع (ناجائز) ہے"

اور رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھ کر لکھا ہے کہ "رسول اللہ ﷺ نے پتھروں کی تعظیم سے منع کیا ہے۔"

حالانکہ حدیث نبوی ہے:

حوالہ 1: "مشکوۃ المصابیح" کتاب اللباس، الفصل الاول، صفحہ:374.

و "صحیح مسلم" کتاب اللباس والزینۃ، باب تحریم اناء الذھب والفضۃ الخ، حدیث نمبر 3855.

"جُعِلَتْ لِی الْاَرْضُ مَسْجِداً وَطَهُوراً."

ترجمہ: "میرے لئے روئے زمین کو جائے نماز اور پاک کرنے والی بنادیا گیا ہے۔" (2)

اس حدیث مبارک کی رو سے زمین کے دیگر خطوں کی طرح جبل ثور اور جبل نور پر بھی نماز جائز ہے بلکہ ان مقامات پر عبادت کرنا صرف جائز نہیں بلکہ سنت نبوی بھی ہے۔ لہذا ثابت ہوا کہ نجدیوں کا تاریخی مقامات پر نماز پڑھنے سے منع کرنا غیر شرعی امر ہے اور نجدی وہابی علماء کی پیٹ سے گھڑی ہوئی نئی شریعت ہے۔

اسی طرح نجدیوں کا کہنا کہ "رسول اللہ ﷺ نے پتھروں کی تعظیم سے منع کیا ہے" صاف جھوٹ ہے۔ شریعت مصطفیٰ میں حجر اسود کو طواف کعبہ کے ہر طواف سے پہلے چومنے کی تعلیم دی گئی ہے اور ارشاد نبوی ہے کہ

"روز قیامت حجر اسود کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے دیکھے گا اور زبان ہو گی جس سے کلام کرے گا، یہ پتھر ہر اس شخص کے لئے گواہی دے گا جس نے اس کا استلام (چوما، یا ہاتھ یا چھڑی سے اشارہ) کیا۔" (3)

نیز حضرت ابراہیم علیہ السلام سے منسوب پتھر "مقام ابراہیم" کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ اِبْرَاهِیمَ مُصَلًّی." (4)

ترجمہ: "اور تم مقام ابراہیم کو جائے نماز بناؤ۔"

اسی طرح حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یادگار پہاڑیوں صفا و مروہ کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰه."

ترجمہ: "بیشک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔" (5)

اور فرمایا:

"وَمَن يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَی الْقُلُوب"

ترجمہ: "اور جو اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کے تقویٰ کی وجہ سے ہے۔" (6)

ثابت ہوا کہ شریعت اسلامیہ میں یادگار پتھروں کو شعائر اللہ قرار دے کر ان کی تعظیم کا حکم دیا گیا ہے۔

لہذا واضح ہوا کہ نجدی علماء کا سائن بورڈوں پر لکھنا کہ "رسول اللہ ﷺ نے پتھروں کی تعظیم سے منع کیا ہے" صاف جھوٹ ہے۔ بلکہ اسلام میں محبوبان خدا کی یادگاروں (پتھر ہو یا اور کوئی چیز) کو شعائر اللہ اور آیات بینات قرار دیا گیا ہے اور ان یادگاروں کی تعظیم، کو دل کا تقویٰ قرار دیا گیا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کی مقدس نشانیوں کی زیارت کرنا اور کرانا بدعت و شرک نہیں بلکہ سنت صحابہ ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ:

حوالہ 2: "صحیح بخاری" کتاب الصلوة، باب قول النبی ﷺ جعلت لی الارض مسجد وطهورا، حدیث: 419.

حوالہ 3: "سنن ترمذی" کتاب الحج عن رسول الله، باب ماجاء فی الحجر الاسود، حدیث نمبر 884

حوالہ 4: "قرآن مجید" پارہ نمبر 1، سورہ بقرہ، آیت نمبر 125.

حوالہ 5: "قرآن مجید" پارہ نمبر 2، سورہ بقرہ، آیت نمبر 158.

حوالہ 6: "قرآن مجید" پارہ نمبر 17، سورہ حج، آیت نمبر 32.

marfat.com

"اَخرَجتْ اِلَينا عَائِشَةُ كِساءً مُلَبَّداً وَقالَتْ فِي هٰذَا نُزِعَ رُوْحُ النَّبِيِّ ﷺ."

ترجمہ: "ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہانے ہمیں ایک موٹی چادر نکال کر دکھائی اور فرمایا اس کمبل میں نبی ﷺ کی روح قبض ہوئی تھی۔" (7)

صحیح بخاری میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں مروی ہے:

"اُخْرَجَ اِلَينا اَنَسٌ نَعْلَيْنِ جَرْدَاوَيْنِ لَهُمَا قِبالاَنِ فَحَدَّثَنِيْ ثَابِتُ الْبُنَانِي بَعْدُ عَنْ اَنَس اَنَّهُمَا نَعْلا النَّبِيِّ ﷺ."

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو پرانے جوتے ہمارے سامنے نکالے جن کے دو تسمے تھے بعد میں حضرت ثابت نے حضرت انس کے حوالے سے کہا بیشک یہ دونوں نبی ﷺ کے جوتے ہیں۔" (8)

ریشمی کپڑے کا شرعی حکم!

نبی اکرم ﷺ نے عورتوں کو ریشمی کپڑے پہننے کی اجازت دی ہے، جبکہ مردوں کیلئے ریشمی کپڑے کو حرام قرار دیا ہے۔ البتہ حدیث بالا سے واضح ہے کہ قلیل مقدار میں ریشم کا استعمال مردوں کیلئے جائز ہے جیسا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے:

"نبی ﷺ نے چار انگشت سے زائد ریشم پہننے سے منع کیا ہے۔" (9)

لہذا گریبان اور دامن وغیرہ پر ریشم کا حاشیہ جس کی چوڑائی چار انگشت سے کم ہو جائز ہے، اسی طرح ریشم کے کاج اور بٹن بھی جائز ہیں۔

حدیث بالا میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی قمیص مبارک ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تھی اور ان کی وفات کے بعد ان کی بہن (جو کہ ان کی وارث تھیں) نے جبہ مبارک کو اپنے پاس رکھ لیا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی یادگاروں کو محفوظ رکھنا صحابیات کی سنت ہے۔

حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے نبی ﷺ کی خدمت میں ایک دھاری دار چادر پیش کی آپ نے اسے قبول فرمالیا آپ کو اس کی ضرورت تھی آپ نے اسے پہن لیا۔ تو صحابہ کرام میں سے ایک شخص نے عرض کیا:

یارسول اللہ! یہ چادر کتنی ہی خوبصورت ہے آپ مجھے پہنادیں۔

آپ ﷺ نے ہاں فرمادی۔

جب آپ ﷺ وہاں سے تشریف لے گئے تو صحابہ کرام نے اس شخص پر تنقید کی، صحابہ کرام نے کہا: تم نے اچھا نہیں کیا جب کہ تجھے علم تھا کہ نبی ﷺ نے اسے قبول فرمایا تھا اور آپ کو اس کی ضرورت تھی اور تمہیں یہ بھی معلوم تھا کہ نبی ﷺ سے یہ نہیں ہوسکتا کہ آپ سے سوال کیا جائے اور آپ انکار فرمائیں۔ تو اس

حوالہ 7: "صحیح بخاری" کتاب فرض الخمس، باب ما ذکر من درع النبی ﷺ وعصاه وسیفه الخ، حدیث: 2877.

حوالہ 8: "صحیح بخاری" کتاب فرض الخمس، باب ما ذکر من درع النبی ﷺ وعصاه وسیفه الخ، حدیث: 2876.

حوالہ 9: "صحیح مسلم" کتاب اللباس والزینة، باب تحریم اناء الذهب والفضة الخ، حدیث نمبر 3860.

maarfat.com

صحابی نے کہا:

"رَجَوْتُ بَرَکَتَھَا حِیْنَ لَبِسَھَا النَّبِیُّ ﷺ لَعَلِّی اُکَفَّنُ فِیْھَا."

ترجمہ: "مجھے اس چادر کی برکت کی امید تھی جبکہ اسے نبی اکرم ﷺ نے پہنا تھا، مجھے امید ہے کہ میں اسی چادر میں کفن دیا جاؤں گا۔" (10)

صحیح بخاری کی اس حدیث سے ثابت ہوا رسول اللہ کی نشانیوں سے محبت اور ان سے برکت حاصل کرنا صحابہ کرام کی سنت ہے۔

حضرت نافع سے مروی ہے کہ صحابی رسول حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان مقامات کی زیارت کرنے کیلئے جاتے جہاں نبی ﷺ نے کبھی نماز ادا فرمائی اور اس درخت کو پانی دیتے کہ کہیں سوکھ نہ جائے جس درخت کے نیچے نبی اکرم ﷺ نے آرام فرمایا۔ (11)

ثابت ہوا کہ نبی اکرم ﷺ کے آثار کی حفاظت کرنا صحابہ کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سنت ہے۔

مسجد نبوی سے قریب حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکان کے پرنالے سے بارش کا پانی آنے والے نمازیوں پر گرتا تھا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے اکھاڑ دیا۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا:

یہ پرنالہ رسول اللہ ﷺ نے میرے کندھوں پر سوار ہو کر خود نصب کیا تھا۔"

یہ سن کر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: "اے عباس آپ میرے کندھوں پر سوار ہو کر یہ پرنالہ پھر اسی جگہ نصب کر دیں۔" (12)

اس سے ثابت ہوا کہ صحابہ کرام اور اہل بیت عظام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم کی یادگاروں کا ازحد خیال رکھتے تھے۔

شرح مسلم للنووی میں ہے:

"فَکَانَ کُلُّ ثَابِتِ الْاِیْمَانِ وَمُنْشَرِحِ الصَّدْرِ بِہٖ یَرْحَلُ اِلَیْھَا ثُمَّ بَعْدَ ذَالِکَ فِیْ کُلِّ وَقْتٍ اِلٰی زَمَانِنَا لِزِیَارَۃِ قَبْرِ النَّبِیِّ ﷺ وَالتَّبَرُّکِ بِمُشَاھِدِہٖ وَآثَارِہٖ وَآثَارِ اَصْحَابِہِ الْکِرَامِ فَلَایَاْتِیْھَا اِلَّا مُؤْمِنٌ."

"پھر ہمیشہ سے ہمارے زمانے تک ہر پختہ ایمان اور روشن سینہ والا شخص نبی ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت اور آپ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام کی یادگاروں سے برکت حاصل کرنے کیلئے مدینہ منورہ کی طرف سفر کرتا تھا، پس مدینہ منورہ میں صرف مؤمن ہی آتا ہے۔" (13)

آثار نبوی کے خلاف نجدی علماء کے ایمان سوز اقدامات!

صحابہ کرام سے لے کر چودھویں صدی تک مسلمانوں نے نبی اکرم ﷺ کے آثار (یادگاروں) کی بے حد حفاظت کی اور شرق و غرب کے مسلمان ہمیشہ سے نبی اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ واہل بیت کی مقدس و متبرک یادگاروں کی زیارت سے برکت وسکون حاصل

حوالہ 10: "صحیح بخاری" کتاب الادب، باب حسن الخلق والسخا وما یکرہ من البخل الخ، حدیث: 5576.

حوالہ 11: "کنز العمال" جلد نمبر 13، عبد اللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ تعالی عنہما، حدیث: 37256.

حوالہ 12: "الوفاء الوفاء" جلد نمبر 1، صفحہ نمبر 348.

حوالہ 13: "شرح مسلم للنووی" کتاب الایمان، باب بیان ان الاسلام بدء غریبا الخ، تحت الحدیث: 210.

marfat.com

کرتے رہے ہیں اور یہ آثار اپنے اندر اسلام کی عظیم تاریخ بھی سمیٹے ہوئے ہیں۔

لیکن 1925ء میں نجدی سعودی حکومت نے حجاز مقدس پر قبضہ کرنے کے بعد بے شمار تاریخی مسجدوں، صحابہ اور اہل بیت کے تاریخی مقامات، تاریخی باغات، تاریخی کنووں، اور دیگر یادگاروں کو بڑی بے دردی سے مسمار کردیا۔ مثلاً:

☆ غزوہ خندق کے مقام پر سات تاریخی مساجد (سبع مساجد) مسجد فتح، مسجد سلمان فارسی، مسجد عمر، مسجد ابو بکر، مسجد سعد بن معاذ، مسجد علی، اور مسجد فاطمہ میں سے تین مساجد مسجد ابو بکر، مسجد علی، اور مسجد سعد بن معاذ کو مکمل طور پر مسمار کردیا ہے اور اب پتہ چلا ہے کہ نبی اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام کی نشانیوں اور تاریخی مقامات کو مٹا کر یہود و نصاریٰ کو خوش کرنے والے نجدی باقیماندی چار مساجد کو بھی گرانے کے درپے ہیں اور مسلمانون کو تسلی دینے کے لئے ایک بڑی مسجد بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ جبکہ شرعاً جائز نہیں ہے کہ مختلف مقامات سے سات مسجدوں کو شہید کرکے کسی ایک مسجد کی جگہ پر ایک بڑی مسجد بنا کر اس کی تلافی کی جائے۔

☆ اسی طرح 2001ء میں طائف کے مقام پر تاریخی ''مسجد محمد الرسول'' کو آگ لگادی گئی جس کے نتیجے میں مسجد کی چھت جل گئی اور الماریاں اور قرآن مجید بھی جل گئے۔ والعیاذ باللہ! یہ وہ جگہ ہے جہاں مسلمانوں کے پیارے آقا ﷺ کو طائف کے کفار نے زخمی کیا تھا۔

☆ اسی طرح مسجد حرام سے متصل پہاڑ پر مسجد ہلال تھی، اس جگہ ''شق قمر'' کا معجزہ واقع ہوا تھا، اس مسجد کو مسمار کر کے شاہی محل بنادیا گیا۔ اسی طرح بے شمار تاریخی مکانات، باغات، کنووں، اور مقدس یادگاروں کو یہود و نصاریٰ کے ان ایجنٹوں نے مسمار کردیا ہے۔

☆ جنت البقیع، جنت المعلیٰ، مقام غزوۂ احد اور مقام غزوہ بدر میں رسول اکرم ﷺ کے صحابہ کبار اور اہل بیت عظام کی قبروں کو مسمار کردیا ہے۔

☆ 1978ء میں والد رسول حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر مبارک کی جگہ کھدائی کرائی گئی لیکن اللہ تعالیٰ کی قدرت کہ والد رسول حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جسم مبارک بلکہ آپ کا کفن مبارک بھی محفوظ اور جسم خوشبودار و تروتازہ تھا۔

''روزنامہ نوائے وقت'' 21 جنوری 1978۔

☆ رمضان المبارک 1998ء میں والدہ رسول سیدہ کائنات حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر مبارک جو کہ ابواء کے مقام پر ایک پہاڑی کے اوپر واقع تھی بلڈوزر چلا کر نہایت گستاخی کے ساتھ مسمار کردی گئی۔

☆ اور اب یہ نجدی درندے اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نشانی اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب اکرم ﷺ کی قبر مبارک کو صنم اکبر (بڑا بت) قرار دے کر قبر مبارک اور گنبد خضریٰ کو مسمار کرنے اور مسجد نبوی سے نکالنے کا مطالبہ کررہے ہیں۔

''نصیحہ لاخوان علماء نجد'' تصنیف شیخ سید یوسف رفاعی، سابق وزیر کویت

☆ حال ہی میں ریڈیو تہران اور پاکستان کے قومی اخبارات نے یہ المناک خبر شائع کی ہے کہ سعودی حکومت نے مکہ مکرمہ میں خانہ کعبہ کے قریب رسول اللہ ﷺ کی مقدس نشانی آپ کے گھر اور ولادت کی جگہ

marfat.com

(جس مقدس عمارت میں آجکل مکتبۃ المکۃ المکرّمۃ کے نام سے ایک لائبریری قائم کی گئی ہے) کو مسمار کر کے فائیو سٹار ہوٹل اور جبل عمر سکیم کے عنوان سے رہائشی منصوبہ تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

روزنامہ پاکستان لاہور 20 اگست 2005۔

روزنامہ خبریں 24 اگست 2005۔

آثار نبوی کے خلاف ابن باز نجدی کا فتویٰ

اب ہم سعودی عرب کے مفتی اعظم ابن باز کا فتویٰ نقل کرتے ہیں:

"اَلسُّوَال: مَاحُکْمُ الْاِسْلام فِیْ اِحْیاء الْآثَارِ الْاِسْلَامِیۃ لِاَخْذِ الْعِبرۃ مِثْل غَار ثَوْر غَار حِرَاء وَخَیْمَتی اُمّ مَعْبَد الخ. اَلْجَوَاب: اِنَّ الْعِنَایَۃ بِالْآثَارِ عَلیٰ وَجْہِ الْاِحْتِرَامِ وَالتَّعْظِیْمِ یُؤدِّیْ اِلی الشِّرْکِ بِاللّٰہِ عَزَّوَجَل الخ"

ترجمہ: ''غار ثور غار حراء اور صحابیہ ام معبد کے خیموں جیسے اسلام کے تاریخی مقامات کو عبرت حاصل کرنے کے لئے باقی رکھنے کا شرعی حکم کیا ہے؟ جواب میں کہا ہے: بیشک ان تاریخی مقامات اور نشانیوں کو احترام اور تعظیم کے ساتھ اہمیت دینا شرک کی طرف لے جانے والی چیز ہے یعنی ذریعہ شرک ہے۔'' والعیاذ باللہ!

''فتاویٰ علماء البلد الحرام'' صفحہ: 8-1027

کیا آثار نبوی کی تعظیم اور ان سے برکت حاصل کرنا شرک ہے؟

نجدی علماء کو دیکھا گیا ہے کہ وہ سعودی عرب میں ''عید الوطنی'' مناتے ہیں اور اس موقع پر شاہ فہد اور شاہ عبد اللہ سے ریالوں کے لفافے وصول کرتے وقت شہزادوں کی آستینوں کو بڑے ادب واحترام کے ساتھ بوسہ دیتے ہیں، لیکن حیرت ہے کہ ان نجدی علماء کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے حبیب امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے منسوب کپڑوں، برتنوں، پہاڑوں، غاروں، کنوؤں اور دیگر یادگاروں کی زیارت اور تعظیم بغیر کسی دلیل شرعی کے شرک وبدعت ہے، حالانکہ کہ روایات صحیحہ ومعتبرہ سے ثابت ہے کہ ھدایت کے ستارے حضرات صحابہ کرام واہل بیت عظام رضوان اللہ علیہم رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی یادگاروں کی بے حد تعظیم وتوقیر کرتے اور ان سے جسمانی امراض کی شفا اور قسم قسم کے فیوض وبرکات حاصل کرتے تھے۔

اس موضوع پر ہم چند مزید حوالہ جات پیش کرتے ہیں، جن سے آثار نبوی کی عظمت وبرکت روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے۔

آثار نبوی کے بارے صحابہ کرام کا عقیدہ وعمل

1. صحیح بخاری میں ہے:

"عن عثمان ابن عبد اللہ ابن موھب قال ارسلنی اھلی الی ام سلمۃ بقدح من ماء وقبض اسرائیل ثلث اصابع من قصۃ فیه شعر من شعر النبی ﷺ وکان اذا اصاب الانسان عین او شی بعث الیھا مخضبۃ."

ترجمہ: ''حضرت عثمان بن عبد اللہ بن موہب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ آپ نے کہا: مجھے میرے گھر والوں نے ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک پانی کا پیالہ دے کر بھیجا اور (سند میں ایک راوی) اسرائیل نے تین انگلیوں کو سکیڑ کر اشارہ کیا کہ وہ چھوٹا پیالہ تھا، اس میں نبی ﷺ کے بال مبارک تھے (اور لوگوں کی عادت تھی) کہ جب

marfat.com

کسی انسان کو نظر لگ جاتی یا اور کوئی مرض لاحق ہو جاتا تو وہ ان (حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے پاس ایک برتن بھیجتا۔'' (14)

شارح بخاری حضرت ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں:

''اس روایت سے مراد یہ ہے کہ جو شخص بیمار ہو جاتا وہ اپنا برتن ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں بھیجتا تو وہ اس برتن میں ان مبارک بالوں کو رکھ دیتیں اور اس برتن میں ان بالوں کو دھوتیں، پھر وہ برتن والہ شخص حصول شفا کے لئے غسالہ (دھوون) کو پی لیتا یا اپنے بدن پر مل لیتا تو اس کو اس سے برکت حاصل ہوتی۔'' (15)

اس سے ثابت ہوا کہ صحابہ کرام کے نزدیک رسول اکرم ﷺ کے بال مبارک جس شی کو چھولیں وہ شی برکت اور شفا والی ہو جاتی ہے۔

اس روایت کی روشنی میں غار حراء، غار ثور، جبل احد اور دیگر مقامات جن سے نبی اکرم ﷺ کے جسم مبارک کا چھونا ثابت ہے، کا مبارک اور شفا بخش ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اور جو شخص اس عقیدہ و عمل کو شرک و بدعت کہتا ہے وہ بدبخت صحابہ کرام کی ذوات مقدسہ پر حملہ کرتا ہے۔

2. حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"رایت رسول اللّٰہ ﷺ والحلاق یحلقه وطاف به اصحابه فما یریدون ان تقع شعرة الا فی ید رجل."

ترجمہ: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اس حال میں کہ حجام آپ کے بال مونڈھ رہا تھا اور صحابہ کرام آپ کے ارد گرد حلقہ بنائے ہوئے تھے وہ صرف یہ چاہتے تھے کہ آپ کا ہر بال مبارک کسی شخص کے ہاتھ میں گرے۔'' (16)

3. حضرت انس سے مروی ہے کہ نبی ﷺ منیٰ میں تشریف لائے، جمرہ عقبہ کو کنکریاں ماریں پھر قربانی کرکے اپنے مکان میں تشریف لائے، پھر آپ نے حجام کو بلایا اور سر مبارک کی دائیں جانب سے بال مبارک منڈوائے اور ابو طلحہ انصاری کو بلا کر عطا فرمائے پھر بائیں جانب سے بال مبارک منڈوائے اور وہ بھی حضرت ابو طلحہ انصاری کو عطا فرمائے پھر فرمایا:

''اقسمه بین الناس.'' (17)

ترجمہ: ''ان بالوں کو لوگوں میں تقسیم کردو''

4. حضرت قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

صحابی رسول حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ٹوپی میں رسول اللہ ﷺ کے چند بال مبارک تھے۔ ایک جنگ میں آپ کی ٹوپی گر گئی تو آپ نے (ٹوپی واپس لانے کے لئے) حملہ کرنے کا حکم دیا، اصحاب نبی نے اس

حوالہ 14: ''صحیح بخاری'' کتاب اللباس، باب مایذکر فی الشیب، حدیث نمبر 5446.

حوالہ 15: ''فتح الباری شرح صحیح بخاری'' جلد نمبر 10، صفحہ نمبر 355.

حوالہ 16: ''صحیح مسلم'' کتاب الفضائل، باب قرب النبی من الناس وتبرکھم به، حدیث نمبر 4292.

حوالہ 17: ''صحیح مسلم'' کتاب الحج، باب بیان ان السنة یوم النحر ان یرمی الخ، حدیث نمبر 2300.

حملہ میں بہت سے لوگوں کے شہید ہو جانے کو ناپسند کیا تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

"میں نے یہ کاروائی محض ٹوپی کے لئے نہیں کروائی بلکہ اس ٹوپی میں نبی ﷺ کے بال تھے کہ کہیں ان بالوں کی برکت سے محروم نہ ہو جاؤں اور کہیں یہ ٹوپی کفار کے قبضہ میں نہ چلی جائے۔" (18)

روایات بالا سے واضح ہوا کہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے اپنی یادگاروں کی حفاظت کا اہتمام خود فرمایا ہے اور رسول ﷺ کی یادگاروں کی حفاظت اور تعظیم کرنا اور ان کے بارے میں عقیدہ رکھنا کہ ان سے برکات اور فتوحات ملتی ہیں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عقیدہ و عمل ہے اور یہی صراط مستقیم ہے۔

نیز ثابت ہوا کہ رسول ﷺ کے بال مبارک صحابہ کرام کو اپنی جانوں سے زیادہ پیارے تھے۔

5. **"عن صفية ان عمها خداشا راى النبى ﷺ ياكل فى صحفة استوهبها منه قال فكانت اذا قدم علينا عمر قال ائتونى بصحفة رسول الله ﷺ فنخرجها له فيملوها من ماء زمزم فيشرب منها وينضح على وجهه."**

ترجمہ: "حضرت صفیہ فرماتی ہیں کہ ان کے چچا حضرت خداش رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی ﷺ کو ایک پیالے میں کھانا کھاتے دیکھا تو آپ سے مانگ لیا، پس جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے ہاں تشریف لائے تو فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ کا پیالہ دو!

پس ہم وہ پیالہ آپ کے لئے نکال لائے تو آپ اس پیالے کو آب زمزم سے بھرتے اس میں سے پیتے اور اپنے چہرے پر چھینٹے مارتے۔" (19)

6. **"عن ابى هريرة قال قدمت المدينة فلقينى عبد الله بن سلام رضى الله تعالىٰ عنه فقال لى انطلق الى المنزل فاسقيك فى قدح شرب فيه رسول الله ﷺ وتصل فى مسجد صلىٰ فيه النبى ﷺ فانطلقت معه فاسقانى سويقا واطعمنى تمرا وصليت فى مسجده."** (20)

ترجمہ: "حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرمایا: میں مدینہ شریف آیا تو میری ملاقات حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی، آپ نے فرمایا میرے گھر چلو میں تمہیں اس پیالے میں پانی پلاؤں جس سے رسول اللہ ﷺ نے پانی پیا اور تم اس مسجد میں نماز پڑھو جس مسجد میں رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی۔ میں آپکے ساتھ چلا تو مجھے (اس پیالے میں) ستو پلائے اور کھجوریں کھلائیں اور میں نے آپ ﷺ کی مسجد میں نماز پڑھی۔"

آج اس جذبہ سے جب مسلمان رسول اللہ ﷺ کی نماز پڑھنے کی جگہوں مثلاً غار حراء، غار ثور، اور دیگر منسوب مقامات کی زیارت کرنے اور وہاں نماز پڑھنے کے لئے جاتے ہیں تو نجدی علماء مسلمانوں کے اس عمل کو شرک وبدعت قرار دیتے ہیں، حالانکہ رسول اللہ ﷺ کی

حوالہ18: "الشفاء بحقوق المصطفى ﷺ" جلد نمبر 2، صفحه نمبر 44.

حوالہ19: "الاصابه" جلد نمبر 2، صفحه نمبر 420.

حوالہ20: "صحيح بخارى" كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب ما ذكر النبى ﷺ الخ، حديث نمبر 6796.

marfat.com

عبادت گاہوں اور منسوب مقامات کی زیارت کرنا اور وہاں نماز پڑھنا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی سنت ہے۔ اور اس سے بڑھ کر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''وَاتَّخِذُوْا مِن مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى.''

ترجمہ: ''اور تم حضرت ابراہیم علیہ السلام سے منسوب پتھر کو (طواف کعبہ کے بعد) جائے نماز بناؤ'' (21)

7. حضرت موسیٰ بن عقبہ فرماتے ہیں:

''رایت سالم بن عبد اللّٰه یتحری اماکن من الطریق فیصلی فیها ویحدث ان اباه کان یصلی فیها وانه رای النبی ﷺ یصلی فی تلک الامکنة وحدثنی نافع عن ابن عمر انه کان یصلی فی تلک الامکنة.''

ترجمہ: ''میں نے سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ وہ راستے میں چند مقامات کو تلاش کرتے اور وہاں نماز پڑھتے اور بتاتے کہ ان کے والد (حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما) ان مقامات میں نماز پڑھتے تھے کیونکہ انہوں نے نبی ﷺ کو ان مقامات پر نماز پڑھتے دیکھا تھا۔'' (22)

8. ''عن انس بن مالک ان ام سلیم سالت رسول اللّٰه ﷺ ان یاتیها فیصلی فی بیتها فتتخذه مصلی فاتاه فعمدت الی حصیر فنضحته بماء فصلی علیه وصلوا معه.''

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ (ان کی والدہ) حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ آپ ان کے گھر تشریف لا کر ان کے گھر میں نماز ادا فرمائیں تا کہ ہم اس جگہ کو جائے نماز بنالیں۔ پس آپ ﷺ تشریف لائے تو انہوں (حضرت ام سلیم) نے ایک چٹائی پر پانی چھڑکا پس اس پر رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی اور انہوں نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔'' (23)

اس سے ثابت ہوا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عقیدہ تھا کہ جس جگہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھیں اور جو جگہ آپ سے منسوب ہو جائے وہ جگہ مبارک ہو جاتی ہے اور ایسے مقامات کو جائے نماز بنانا سنت صحابہ ہے

9. حضرت قاضی عیاض مالکی فرماتے ہیں:

''ورای ابن عمر واضعا یده علی مقعد النبی ﷺ من المنبر ثم وضعها علی وجهه.''

ترجمہ: ''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا گیا کہ وہ اپنا ہاتھ منبر پر نبی ﷺ کے بیٹھنے کی جگہ پر رکھتے پھر اسے (یعنی ہاتھ کو) اپنے چہرے پر رکھتے''

آج کل غار ثور اور غار حراء میں مسلمانوں کے اسی عمل کو وہابی شرک قرار دیتے ہیں۔ والعیاذ باللہ!

آثار نبوی سے برکت کے حصول کیلئے صحابہ کی وصیتیں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی وصیت

''(بوقت وصال) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول ﷺ کی قمیص مبارک کا ایک ٹکڑا منگوایا اور فرمایا اسے میرے سینہ پر رکھ دینا اور اسے میرے ساتھ دفن کردینا شاید میں اس کی برکت سے

حوالہ 21 ''قرآن مجید'' پارہ نمبر 1، سورہ بقرہ، آیت نمبر 125۔
حوالہ 22 ''صحیح بخاری'' کتاب الصلوة، باب المساجد التی علی طرق المدینة الخ، حدیث نمبر 461۔
حوالہ 23 ''سنن نسائی'' کتاب المساجد، باب الصلوة علی الحصیر، حدیث نمبر: 729۔

عذاب قبر سے نجات پا جاؤں۔" (24)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وصیت

"حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک خوشبو تھی، فرمایا اس خوشبو کے ساتھ میرے کفن کو معطر کیا جائے۔ نیز فرمایا یہ خوشبو نبی ﷺ کے کفن کو لگائی گئی خوشبو سے بچی ہے"(25) اس وصیت کا ذکر حافظ ابن اثیر، شارح بخاری امام بدر الدین عینی اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہم اللہ نے بھی کیا ہے۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی وصیت

ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وصیت فرمائی کہ مجھے رسول اللہ ﷺ والی چار پائی پر رکھ کر قبرستان لے جانا۔ (26)

اس چار پائی کے بارے میں حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک چار پائی بطور ہدیہ پیش کی گئی جس کے پائے ساگوان کے تھے، حضور ﷺ اس پر آرام فرمایا کرتے تھے۔ جب آپ کی وفات ہوئی تو آپ ﷺ کو اس چار پائی پر رکھا گیا، پھر حضرت ابو بکر و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو وفات کے بعد اس چار پائی پر رکھا گیا، پھر لوگ بطور تبرک اس چار پائی پر اپنے مردوں کو رکھتے تھے۔" (27)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی وصیت

1۔ آپ کے پاس نبی ﷺ کا بال مبارک تھا، فرمایا جب فوت ہو جاؤں تو زبان کے نیچے رکھ دینا۔ چنانچہ بعد از وفات ایسا ہی کیا گیا۔ (28)

2۔ آپ کے پاس حضور اکرم ﷺ کے پسینہ مبارک سے ملی ہوئی خوشبو تھی، وصیت فرمائی کہ اس پسینہ والی خوشبو کو میرے کفن میں لگایا جائے۔ (29)

3۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس رسول اللہ ﷺ کا عصا مبارک تھا، آپ کی وصیت کے مطابق وہ عصا مبارک آپ کے ساتھ قبر مبارک میں دفن کیا گیا۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وصیت

"جب میں وفات پا جاؤں تو اس قمیص (نبوی) کو میرے کفن کے نیچے میرے جسم کے ساتھ ملا کر رکھنا اور (نبی ﷺ کے) ان بالوں اور ناخنوں کو میرے منہ اور آنکھوں اور سجدہ گاہوں پر رکھنا کیونکہ اگر کوئی چیز نفع بخش ہے تو یہی ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ غفور و رحیم ہے۔ (30)

حضرت ولید رضی اللہ عنہ کی وصیت

حضرت ولید بن ولید نے حضور ﷺ سے درخواست کی کہ جب میں فوت ہو جاوں تو مجھے اپنی قمیص میں دفن کرنا، چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابی کی وصیت کے مطابق انہیں اپنی قمیص میں دفن کیا۔ (31)

حوالہ 24: "اتحاف السارہ المتقین بشرح اسراء احیاء الدین" جلد نمبر 10، صفحہ نمبر 333.
حوالہ 25: "المستدرك للحاکم" جلد نمبر 1، صفحہ نمبر 555.
حوالہ 26: "ابن سعد" جلد نمبر 8، صفحہ نمبر 109.
حوالہ 27: "زرقانی علی المواهب" جلد نمبر 2، صفحہ نمبر 14.
حوالہ 28: "الاصابہ فی تمیز الصحابہ" جلد نمبر 1، صفحہ نمبر 71.
حوالہ 29: "صحیح بخاری، صحیح مسلم"
حوالہ 30: "الاستیعاب" امام عبد البر، جلد نمبر 21، صفحہ نمبر 399-400.
حوالہ 31: "الاصابہ فی معرفۃ الصحابہ" جلد نمبر 3، صفحہ نمبر 640.

Marfat.com

سچی حکایات

سلطان الواعظین، مولانا ابوالنور محمد بشیر صاحب کی روح پرور اور سبق آموز کاوش

پھنسا ہوا جہاز

ایک مرد صالح کو ایک کافر بادشاہ نے گرفتار کرلیا، وہ فرماتے ہیں:

اس بادشاہ کا ایک بہت بڑا جہاز دریا میں پھنس گیا تھا جو بڑی کوشش کے باوجود دریا سے نکل نہ سکا، آخر ایک دن جس قدر قیدی تھے ان کو بلایا گیا تاکہ وہ سب مل کر اس جہاز کو نکالیں۔ چنانچہ ان قیدیوں نے جن کی تعداد تین ہزار تھی مل کر کوشش کی مگر پھر بھی وہ جہاز نکل نہ سکا۔ پھر ان قیدیوں نے بادشاہ سے کہا کہ جس قدر مسلمان قیدی ہیں ان کو کہیے، وہ یہ جہاز نکال سکیں گے لیکن شرط یہ ہے کہ وہ جو بھی نعرہ لگائیں انہیں روکا نہ جائے۔

بادشاہ نے یہ بات تسلیم کرلی اور سب مسلمان قیدیوں کو رہا کرکے کہا کہ تم اپنی مرضی کے مطابق جو نعرہ لگانا چاہو لگاؤ اور اس جہاز کو نکالو۔ وہ مرد صالح فرماتے ہیں کہ ہم سب مسلمان قیدیوں کی تعداد چار سو تھی ہم نے مل کر نعرہ رسالت لگایا اور ایک آواز سے "یارسول اللہ" کہا اور جہاز کو ایک دھکا لگایا تو وہ جہاز اپنی جگہ سے ہل گیا۔

پھر ہم نے یہ نعرہ لگاتے ہوئے اسے رکنے نہیں دیا حتیٰ کہ اسے باہر نکال دیا۔ (شواہد الحق للنبہانی، صفحہ 163)

سبق: نعرۂ رسالت مسلمانوں کا محبوب نعرہ ہے اور مسلمانوں نے اسے ہمیشہ اپنائے رکھا اور اس نام پاک سے بڑے بڑے مشکل کام حل ہوجاتے ہیں پھر جو شخص اس نعرہ کی مخالفت کرے کس قدر بے خبر ہے۔

ایک سید زادی اور مجوسی

ملک سمرقند میں ایک بیوہ سید زادی رہتی تھی اس کے چند بچے بھی تھے، ایک دن وہ اپنے بھوکے بچوں کو لے کر ایک رئیس آدمی کے پاس پہنچی اور کہا میں سید زادی ہوں میرے بچے بھوکے ہیں انہیں کھانا کھلاؤ!

وہ رئیس آدمی جو دولت کے نشہ میں مخمور اور برائے نام مسلمان تھا کہنے لگا: تم اگر واقعی سید زادی ہو تو کوئی دلیل پیش کرو! سید زادی بولی میں ایک غریب بیوہ ہوں زبان پر اعتبار کرو کہ سید زادی ہوں اور دلیل کیا پیش کروں؟ وہ بولا میں زبانی جمع خرچ کا معتقد نہیں اگر کوئی دلیل ہے تو پیش کرو ورنہ جاؤ!

وہ سید زادی اپنے بچوں کو لے کر واپس چلی آئی اور ایک مجوسی رئیس کے پاس پہنچی اور اپنا قصہ بیان کیا۔ وہ مجوسی بولا: محترمہ! اگرچہ میں مسلمان نہیں ہوں مگر تمہاری سیادت کی تعظیم وقدر کرتا ہوں۔ آؤ! اور میرے ہاں ہی قیام فرماؤ، میں تمہاری روٹی اور کپڑے کا ضامن ہوں۔ یہ کہا اور اسے اپنے ہاں ٹھہرا کر اسے اور اس کے

marfat.com

بچوں کو کھانا کھلایا اور ان کی بڑی خدمت کی۔

رات ہوئی تو وہ برائے نام مسلمان رئیس سویا تو اس نے خواب میں حضور سرورِ عالم مصطفیٰ ﷺ کو دیکھا جو ایک بہت بڑے نورانی محل کے پاس تشریف فرما تھے، اس رئیس نے پوچھا: یارسول اللہ! یہ نورانی محل کس کیلئے ہے؟ حضور نے فرمایا: مسلمان کیلئے۔ وہ بولا: تو حضور میں بھی مسلمان ہوں یہ مجھے عطا فرما دیجئے!

حضور ﷺ نے فرمایا: اگر تو مسلمان ہے تو اپنے اسلام کی کوئی دلیل پیش کر! وہ رئیس یہ سن کر بڑا گھبرایا۔ حضور نے پھر اسے فرمایا: میری بیٹی تمہارے پاس آئے تو تو اس سے سیادت کی دلیل طلب کرے اور خود بغیر دلیل پیش کئے اس محل میں چلا جائے یہ ناممکن ہے۔

یہ سن کر اس کی آنکھ کھل گئی اور بڑا رویا پھر اس سیدزادی کی تلاش میں نکلا تو اسے پتہ چلا کہ وہ فلاں مجوسی کے گھر قیام پذیر ہے چنانچہ اس مجوسی کے پاس پہنچا اور کہا کہ ایک ہزار روپیہ لے لو اور وہ سیدزادی میرے سپرد کرو۔ مجوسی بولا: کیا میں وہ نورانی محل ایک ہزار روپیہ پر بیچ دوں؟

ناممکن ہے۔ سن لو! حضور ﷺ جو تمہیں خواب میں مل کر اس محل سے دور کر گئے ہیں وہ مجھے بھی خواب میں مل کر اور کلمہ پڑھا کر اس محل میں داخل فرما گئے ہیں۔

اب میں بھی بیوی بچوں سمیت مسلمان ہوں اور مجھے حضور بشارت دے گئے ہیں کہ تو اہل و عیال سمیت جنتی ہے۔ (نزہۃ المجالس، جلد 2، صفحہ 194)

سبق: دلیل طلب کرنے والا برائے نام مسلمان بھی جنت سے محروم رہ گیا اور نسبت رسول کا لحاظ کر کے بغیر دلیل کے بھی تعظیم و ادب کرنے والا ایک مجوسی بھی دولت ایمان سے مشرف ہو کر جنت پا گیا۔ معلوم ہوا کہ ادب و تعظیم رسول کے باب میں بات بات پر دلیل طلب کرنے والے برائے نام مسلمان بدبخت اور محروم ہو جانے والے ہیں۔

عبد اللہ بن مبارک اور ایک سید زادہ

حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ ایک بڑے مجمع کے ساتھ مسجد سے نکلے تو ایک سید زادہ نے ان سے کہا:

"اے عبد اللہ! یہ کیسا مجمع ہے؟ دیکھ میں فرزند رسول ہوں اور تیرا باپ تو ایسا نہ تھا۔ حضرت عبد اللہ بن مبارک نے جواب دیا: میں وہ کام کرتا ہوں جو تمہارے نانا جان نے کیا تھا اور تم نہیں کرتے اور یہ بھی کہا کہ بے شک تم سید ہو اور تمہارے والد رسول اللہ ﷺ ہیں اور میرا والد ایسا نہ تھا مگر تمہارے والد سے علم کی میراث باقی رہی، میں نے تمہارے والد کی میراث لی میں عزیز اور بزرگ ہو گیا تم نے میرے والد کی میراث لی تم عزت نہ پا سکے"

اسی رات خواب میں حضرت عبد اللہ بن مبارک نے حضور ﷺ کو دیکھا کہ چہرۂ مبارک آپ کا متغیر ہے، عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! یہ رنجش کیوں ہے؟ فرمایا! تم نے میرے ایک بیٹے پر نکتہ چینی کی ہے۔ عبد اللہ بن مبارک جاگے اور سید زادہ کی تلاش میں نکلے تا کہ اس سے معافی طلب کریں، ادھر اس سید زادہ نے بھی اسی رات کو خواب میں حضور اکرم کو دیکھا اور حضور نے اس سے یہ فرمایا: بیٹا! اگر اچھا ہوتا تو وہ تمہیں کیوں ایسا کلمہ کہتا۔

وہ سید زادہ بھی جاگا اور حضرت عبد اللہ بن

marfat.com

مبارک کی تلاش میں نکلا چنانچہ دونوں کی ملاقات ہو گئی اور دونوں نے اپنے اپنے خواب سنا کر ایک دوسرے سے معذرت طلب کرلی۔ (تذکرۃ الاولیاء، صفحہ :173)

سبق: ہمارے حضور ﷺ امت کی ہر بات پر شاہد اور ہر بات سے باخبر ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور ﷺ سے نسبت رکھنے والی کسی چیز پر نکتہ چینی کرنا حضور کی خفگی کا موجب ہے۔

ابو الحسن خرقانی اور حدیث کا درس

حضرت ابوالحسن خرقانی علیہ الرحمۃ کے پاس ایک شخص علم حدیث پڑھنے کیلئے آیا اور دریافت کیا کہ آپ نے حدیث کہاں سے پڑھی؟

حضرت نے فرمایا: براہ راست حضور ﷺ سے۔

اس شخص کو یقین نہ آیا، رات کو سویا تو حضور خواب میں تشریف لائے اور فرمایا: ابوالحسن سچ کہتا ہے میں نے ہی اسے پڑھایا ہے۔

صبح کو حضرت ابوالحسن کی خدمت میں وہ حاضر ہوا اور حدیث پڑھنے لگا۔ بعض مقامات پر حضرت ابوالحسن نے فرمایا: یہ حدیث آں حضرت ﷺ سے مروی نہیں۔ اس شخص نے پوچھا کہ آپ کو کیسے معلوم ہوا؟

فرمایا: تم نے حدیث پڑھنا شروع کی تو میں نے حضور ﷺ کے ابروئے مبارک کو دیکھنا شروع کیا، میری یہ آنکھیں حضور کے ابروئے مبارک پر ہیں جب حضور کے ابروئے مبارک پر شکن پڑتی ہے تو میں سمجھ جاتا ہوں کہ حضور اس حدیث سے انکار فرما رہے ہیں۔

(تذکرۃ الاولیاء، صفحہ نمبر 496)

سبق: ہمارے حضور ﷺ زندہ ہیں اور حاضر و ناظر اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ والے حضور کے دیدار پر انوار سے اب بھی مشرف ہوتے ہیں۔ پھر جو حضور کو زندہ نہ مانے وہ خود ہی مردہ ہے۔

ایک ولی اور محدث:

ایک ولی ایک محدث کے درس حدیث میں حاضر ہوئے تو اس محدث نے ایک حدیث پڑھی اور کہا قال رسول اللہ ﷺ یعنی رسول اللہ ﷺ نے یوں فرمایا۔

وہ ولی بولے: یہ حدیث باطل ہے رسول اللہ ﷺ نے ہرگز یوں نہیں فرمایا۔

وہ محدث بولے کہ تم ایسا کیوں کہہ رہے ہو، اور تمہیں کیسے پتہ چلا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا نہیں فرمایا؟ تو اس ولی نے جواب دیا:

”هذا النبی صلی الله علیه وسلم واقف علی رأسک یقول انی لم اقل هذا الحدیث.“

ترجمہ: ”یہ دیکھو نبی کریم ﷺ تمہارے سر پر کھڑے ہیں اور فرما رہے ہیں میں نے ہرگز یہ حدیث نہیں کہی۔“

وہ محدث حیران رہ گئے اور ولی بولے:

کیا تم بھی حضور اکرم کو دیکھنا چاہتے ہو تو لو دیکھ لو! چنانچہ جب ان محدث نے اوپر دیکھا تو حضور کو تشریف فرما دیکھ لیا۔

(فتاوے حدیثیہ، صفحہ :212)

سبق: ہمارے حضور حاضر و ناظر ہیں مگر دیکھنے کیلئے کسی ولی کی نظر درکار ہے اور کسی کامل ولی کی نظر کرم ہو جائے تو آج بھی سرکار ابد قرار کے دیدار پر انوار کا شرف حاصل ہو سکتا ہے۔۔۔

marfat.com

دستِ مصطفیٰ قوتِ الٰہی کا مظہرِ اتم

شیخ الحدیث علامہ محمد اشرف سیالوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جب بندہ کامل ہوتا ہے تو آئینہ کی طرح بن جاتا ہے۔ جس طرح شیشہ سورج کے سامنے کرو تو سورج کا عکس آئینہ میں پڑا، آئینہ کا رخ کوٹھڑی کی طرف پھیر دو تو کوٹھڑی روشن ہوجائیگی اسی طرح پیغمبر یا ولی کا کوئی کمال ذاتی نہیں ہوتا بلکہ یہ لوگ آئینہ کی مانند ہوتے ہیں، اللہ رب العزت اپنے انوار کا عکس اور پرتو ان پہ ڈال رہا ہوتا ہے۔

لہٰذا انکا علم اللہ کے علم کا نمونہ...... ان کے سننے دیکھنے کی طاقت اللہ رب العزت کے سننے دیکھنے کی طاقت کا مظہر...... اور ان کے ارادے اللہ رب العزت کے ارادے کا مظہر اور نمونہ بن جاتے ہیں......

دستِ مصطفیٰ ﷺ قوتِ الٰہی کا مظہر اتم

سرکار دوعالم ﷺ سفر ہجرت فرما رہے ہیں، راستے میں ساتھیوں کو بھوک لگی، ایک خیمہ نظر آیا، عرض کیا گیا اگر اجازت ہو تو ہم یہاں سے کچھ خرید لائیں یا مانگ لیں، بھوک لگی ہے پیاس سے نڈھال ہیں، فرمایا چلو چلتے ہیں۔

خیمے میں ایک بوڑھی عورت بیٹھی ہے، پوچھا: مائی کوئی کھانے پینے کی چیز ہے؟ ہدیہ کے طور پر دینا چاہو تو ٹھیک ہے ورنہ قیمت کے ساتھ دے دو! بڑھیا نے عرض کیا کہ کوئی شی بھی نہیں ہے، روڑا ہے، قحط سالی ہے کوئی شئے کھانے پینے کیلئے موجود نہیں ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بکری کھڑی ہے، کیا یہ دودھ نہیں دیتی؟ عرض کیا: یہ اتنی دبلی اور اتنی کمزور ہے کہ اس کی ہڈیوں میں مغز ہی ناپید ہوچکا ہے اور چمڑا بھی خشک ہوچکا ہے، یہ تو چلنے پھرنے سے قاصر ہے اسی لیے میرا خاوند اسے ریوڑ کے ساتھ نہیں لیکر گیا، دودھ کیا دے سکے گی؟

سرکار ﷺ نے فرمایا: بکری تیری ہے اگر تو اجازت دے تو میں اس سے دودھ نکال لیتا ہوں۔ مالکہ کہتی ہے اس کی ہڈیوں میں مغز نہیں کھانے کی شے کوئی نہیں۔ مسلسل فاقوں سے اسکے تھن بھی خشک ہوچکے ہیں۔ یہ اس لائق ہی نہیں کہ دودھ دے سکے۔

نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: مائی بکری کی مالکہ تو ہے اگر تو اجازت دے تو دودھ تو میں اس سے نکال لوں گا۔

اس نے ازراہ تمسخر کہا اگر دودھ نظر آتا ہے تو

marfat.com

نکال لیجئے! سرکار ﷺ نے جوں ہی اس کے پٹھے پر ہاتھ رکھا تو اس نے جس طرح جانوروں کی عادت ہوتی ہے اگلے پاؤں آگے کی طرف پھیلائے پچھلے پاؤں پیچھے کئے اور جگالی شروع کر دی۔

(الخصائص الکبری، امام سیوطی، جلد اول، صفحہ 188:)

اب غور کا مقام یہ ہے کہ جب اس کے پیٹ کے اندر کوئی شے گئی ہی نہیں تو جگالی کس چیز کی کر رہی ہے۔

پتہ چلا کہ یہ سب دست اقدس کا کمال ہے کہ جوں ہی ہاتھ رکھا تو پیٹ بھی بھر گیا بکری کی جوانی اور صحت بھی لوٹ آئی، اس کا نحیف و نزار جسم ایک دفعہ پھر گوشت سے پر ہو گیا اور اندر دودھ کے چشمے جاری ہو گئے۔

سرکار دو عالم ﷺ نے بڑا دیگچہ لیا اور ماہر دوہے کی طرح بکری کا دودھ نکال کر اس کو منہ تک بھرا، اس عورت کو پلایا، ساتھیوں کو پلایا، جب سب سیر ہو گئے تو آپ ﷺ نے دوبارہ دودھ نکالا۔ وہ بکری نہیں اونٹنی بن چکی تھی۔ بھینس بھی اتنا دودھ نہ دے جتنا اس بکری نے دیا۔ اور پھر بکری بھی ایسی جس کی ہڈیوں میں مغز ہی نہیں ہے، چمڑی بھی سوکھ چکی ہے۔

آپ ﷺ نے دوسرا دیگچہ بھرا، وہاں رکھ دیا اور بڑھیا سے فرمایا تو بھی پی تیرا خاوند بھی پئے۔

سوال یہ ہے کہ بکری نر کے ساتھ جفتی ہی نہیں ہوئی بچے کو جنم ہی نہیں دیا...... تھنوں میں دودھ تو کیا ہوتا تھن ہی خشک ہو چکے تھے...... ہڈیاں بھی خشک ہو چکی تھیں اس میں یہ دودھ آخر آیا کہاں سے؟...... اور وہ بھی اتنا کہ دیگچے بھرے جارہے ہیں اور ختم ہونے میں نہیں آرہا...... یہ سب کچھ کس وجہ سے ہوا؟......

اس کی وجہ وہی ہے جو پہلے بیان کی گئی کہ نبی پاک ﷺ کی قدرت اللہ تعالیٰ کی قدرت کا نمونہ اور نبی ﷺ کا ارادہ اللہ تعالیٰ کے ارادے کا مظہر ہے۔

جس طرح اللہ تعالیٰ کسی چیز کو پیدا کرنا چاہے ﴿کن﴾ کہے تو وہ چیز ہو جاتی ہے، اللہ تعالیٰ کے ارادے کا تعلق جوں ہی کسی چیز کے ساتھ ہوتا ہے وہ فوراً موجود ہو جاتی ہے، اسی طرح جب انبیاء کا اور اولیاء کا ارادہ ہوتا ہے تو بھی وہ چیز فوراً معرض وجود میں آجاتی ہے۔

ان سب کمالات کا مدار قرب الٰہی ہے۔ جتنا کوئی نبی یا ولی اللہ رب العزت کے زیادہ قریب ہوتا جائے گا اللہ تعالیٰ کے کمالات کا مظہر کامل بنتا جائے گا اور اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے دور ہوتا جاتا ہے تو جتنی دوری ہوتی جائے گی اسی قدر کمالات میں کمی واقع ہوتی چلی جائے گی۔

خلاصہ کلام

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اگر اللہ رب العزت کے ساتھ ان کمالات کا ذاتی طور پر کسی اور کو مالک مانے تو یہ شرک ہے۔ لیکن اگر عقیدہ یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کے تمام کمالات ذاتی ہیں، اسے کسی نے عطا نہیں کئے اور باقی تمام مخلوق کے کمالات عطائی ہیں، اللہ رب العزت کی طرف سے انہیں بطور اکرام حاصل ہیں تو اس میں شرک کی کوئی وجہ نہیں۔

فالحمد للہ رب العالمین
والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم
وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

marfat.com

قرآن وسنت کی روشنی میں سوالوں کے مدلل جوابات پر مشتمل
دارالافتاء اہلسنت

صاحبزادہ پیر محمد عثمان علی قادری

فطرانہ واجب ہونے کی وجہ، مقدار اور مسائل

سوال:

فطرانہ کیوں دیا جاتا ہے، کس پر اسکی ادائیگی لازم ہے، اسکی مقدار کیا ہے، اور کسے دیا جائے؟

عامر منیر مرزا، ماڈل ٹاؤن گجرات

جواب:

ہمارے روزوں میں رہ جانے والی کمی اور کوتاہی ددور کرنے، اور مساکین کے کھانے کا بندوبست کرنے کی غرض سے عید الفطر کی صبح صادق کے وقت ''صدقۂ فطر''واجب ہوجاتا ہے۔ (1)

اس ''صدقۂ فطر'' کو ''فطرانہ'' بھی کہا جاتا ہے۔ یہ عید الفطر کی نماز سے قبل ادا کرنا ضروری ہوتا ہے، لیکن اگر رمضان المبارک میں ادا کردیا جائے تو رمضان کی بدولت ستر گنا زیادہ ثواب حاصل ہوجاتا ہے، اور ایسا کرنا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی بھی سنت ہے۔

اور اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ ضرورتمند لوگ عید منانے کی بروقت تیاری کرسکتے ہیں۔

ہر وہ مسلمان مرد اور عورت جو آزاد ہو، اور ضرورت اصلیہ (مکان، سواری، برتن، بستر اور اوزار وغیرہ) کے علاوہ، ''نصاب'' (یعنی ساڑھے 52 تولہ چاندی، یا پھر اس کی قیمت) کا مالک ہو، اس پر اپنی طرف سے، اور ایسے والد پر اپنی نابالغ اولاد (جو صاحب نصاب نہ ہو) کی طرف سے ''صدقۂ فطر''ادا کرنا ضروری ہے۔

جبکہ نابالغ صاحب نصاب اولاد اور بالغ اولاد کا فطرانہ والد، یا اسکی عدم موجودگی میں دادا کے ذمہ نہیں، اسی طرح بیوی کا فطرانہ شوہر پر نہیں، اور نہ ہی والدین، بہن بھائیوں، اور دیگر رشتہ داروں کا۔

ہاں اگر مرد اپنی بیوی کی طرف سے، یا اپنی بالغ اولاد، ماں، باپ، بہن بھائی اور دیگر رشتہ داروں کی طرف سے ان کے کہنے پر ادا کردے تو ادا ہوجائے گا۔

''صدقۂ فطر'' دینے کیلئے روزہ رکھنا فرض نہیں۔ لہذا کسی مجبوری سے یا بغیر عذر کے روزہ نہ رکھا تب بھی فطرانہ ادا کرنا واجب ہے۔

ایک آدمی کا فطرانہ 4 کلو اور 125 گرام کھجور یا جو یا کشمش یا انکی قیمت ہے، جبکہ گندم کی مقدار 2 کلو اور ساڑھے 62 گرام بنتی ہے (جسکی قیمت ان دنوں تقریبا 30 روپے ہے)

حوالہ 1: ''سنن ابوداؤد'' کتاب الزکوۃ، باب زکوۃ الفطر، حدیث نمبر 1371۔

و ''سنن ابن ماجہ'' کتاب الزکوۃ، باب صدقۃ الفطر، حدیث نمبر 1817۔

جنہیں زکوٰۃ دی جاسکتی ہے ان لوگوں کو فطرانہ بھی دیا جاسکتا ہے۔ (2)

اعتکاف مسنون اور اعتکاف نفل

سوال:
اعتکاف مسنون کا طریقہ، فضیلت، اور ضروری مسائل بتا کر ثواب دارین حاصل فرمائیں۔
فرید گوندل، ڈنمارک

جواب:
20 رمضان المبارک کو غروب آفتاب سے لیکر عید الفطر کا چاند ثابت ہونے تک، مردوں کا ایسی مسجد میں عبادت کی نیت سے ٹھہرنا جہاں اذان وجماعت کا انتظام ہو، اور عورتوں کا گھروں میں نماز والی جگہ پر عبادت کی نیت سے ٹھہرنا، اور فرض روزوں کا رکھنا "اعتکاف مسنون" کہلاتا ہے۔

جو کہ نبی پاک ﷺ کا ظاہری پردہ فرما جانے تک معمول رہا ہے۔ (3)

سید الشہداء حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنِ اعْتَکَفَ عَشْرًا فِیْ رَمَضَانَ کَانَ کَحَجَّتَیْنِ وَعُمْرَتَیْنِ."

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے رمضان المبارک کے دس روز اعتکاف کیا تو وہ دو حجوں اور دو عمروں کی مثل ہے۔" (4)

اعتکاف کی حالت میں پیشاب، پاخانہ، فرض غسل، اور نماز جمعہ کے سوا مرد کا مسجد سے نکلنا ممنوع ہے۔ اسی طرح عورت کا کمرہ اعتکاف سے بغیر عذر شرعی نکلنا اعتکاف کو توڑ دیتا ہے۔ نیز حالت اعتکاف میں جماع اور دواعی جماع سے پرہیز امر لازم ہے۔

معتکف کو چاہئے کہ فضول اور بے مقصد گفتگو سے پرہیز کرے، قرآن مجید کی تلاوت، درود شریف اور دینی کتب کے مطالعہ اور تعلیم وتعلم میں مشغول رہے۔

نفلی اعتکاف کیلئے کوئی مدت مقرر نہیں، اور نہ ہی روزہ رکھنا ضروری ہے۔ نفلی اعتکاف منٹوں، گھنٹوں، اور دنوں کا بھی ہو سکتا ہے۔ وہ ایسے کہ جب بھی مسجد میں داخل ہوں تو دروازہ سے ہی اعتکاف کی نیت کرلیں، تو جب تک مسجد میں رہیں گے اعتکاف کا بھی ثواب ملتا رہے گا۔ (5)

حج کا طریقہ!

سوال:
حج کا طریقہ مختصراً بتائیں جو ذہن نشین ہو سکے۔
چوہدری ندیم اکبر، ریلوے روڈ گجرات

جواب:
☆ حج افراد (یعنی عمرہ کے بغیر صرف حج کیلئے احرام

حوالہ 2: "رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الزکوۃ، باب صدقۃ الفطر" ☆ "الجوھرۃ النیرہ، کتاب الزکوۃ، باب صدقۃ الفطر" ☆ "البحر الرائق شرح کنز الدقائق، کتاب الزکوۃ، باب صدقۃ الفطر" ☆ "بہار شریعت، حصہ 5"
حوالہ 3: "صحیح مسلم" کتاب الاعتکاف، باب الاعتکاف العشر الاواخر من رمضان حدیث: 2004ء۔
حوالہ 4: "الترغیب والترھیب" جلد:2، صفحہ:91، حدیث:1649، بیروت۔
حوالہ 5: "عام کتب فقہ۔"

maarfat.com

باندھنا، جو کہ عموماً اہل مکہ کرتے ہیں)۔ یہ حج کرنے والا طواف قدوم اور پھر صفا و مروہ کی سعی بجالانے کے بعد......

☆ حج قران (یعنی حج و عمرہ دونوں کی نیت سے احرام باندھنا)۔ یہ حج کرنے والا عمرہ کے افعال ادا کرلینے کے بعد بغیر سر منڈوائے حج کیلئے طواف قدوم اور سعی کرے، اور اس کے بعد......

☆ حج تمتع (یعنی صرف عمرہ کیلئے احرام باندھا جائے اور عمرہ کی ادائیگی سے فارغ ہو کر حجامت کے بعد احرام کھول دیا جائے اور حج کیلئے نیا احرام باندھا جائے)۔ یہ حج کرنے والا صرف عمرہ کے افعال ادا کرے پھر قربانی ساتھ نہ لایا ہو تو حجامت کے بعد احرام کھول دے، اور حج کیلئے نیا احرام باندھے (قربانی ساتھ نہ لانے کی صورت میں احرام نہ کھولے) اس کے بعد......

8 ذوالحج کو درج بالا تینوں قسم کے حاجی صبح کے وقت مکہ مکرمہ سے منیٰ جائیں اور پانچ نمازیں وہاں پڑھیں اور

9 ذوالحج کی صبح کو عرفات روانہ ہو جائیں۔ عرفات میں بعد دوپہر کچھ ٹھہریں اسے وقوف عرفہ کہتے ہیں اور یہ حج کا رکن اعظم ہے اور نماز ظہر و عصر دونوں وقت ظہر میں ادا کریں بشرطیکہ جماعت کے ساتھ پڑھیں وگرنہ اپنے اپنے اوقات میں پڑھیں۔ غروب آفتاب کے بعد امام الحج کے ساتھ مزدلفہ آئیں اور یہاں عشاء کے وقت میں مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھیں اور پھر اندھیرے میں نماز فجر پڑھ کر مزدلفہ میں مشعر حرام یا جہاں ممکن ہو کچھ ٹھہریں جو کہ واجب ہے اور پھر

10 ذوالحج کو طلوع آفتاب سے پہلے مزدلفہ سے منیٰ آئیں اور پھر منیٰ میں کم از کم 12 ذوالحج سہ پہر رمی کرنے تک ٹھہریں اور اگر 13 ذوالحج کو بھی ٹھہریں جو کہ زیادہ بہتر ہے تو تیرہ دن کو زوال کے بعد رمی کر کے مکہ مکرمہ واپس جائیں

دس ذوالحج کو منیٰ میں جمرہ عقبہ کو زوال سے پہلے سات کنکریاں ماریں پھر حج قران اور حج تمتع کرنے والے قربانی کرنے کے بعد حجامت کروائیں اور احرام کھول دیں۔ اسکے بعد

10، 11، 12 ذوالحج کے اندر مکہ مکرمہ پہنچ کر طواف فرض کریں۔ طواف فرض کے بعد متمتع حاجی سعی بھی کرے۔ اور مفرد و قارن حاجی جو طواف قدوم اور سعی پہلے کرچکے ہیں انہیں اب سعی کی ضرورت نہیں۔ عورت اگر حیض یا نفاس کی حالت میں ہو تو پاک ہو کر ان دنوں کے بعد طواف فرض ادا کرے۔

11 اور 12 ذوالحج کو زوال کے بعد تینوں جمروں کو سات سات کنکریاں ماریں اور اگر 13 ذوالحج کو ٹھہریں تو اس روز بھی زوال کے بعد تینوں جمروں کو رمی کریں۔ اسکے بعد مکہ مکرمہ آئیں وادی محصب میں کچھ دیر ٹھہریں اور طواف صدر کریں۔ طواف صدر پر حج مکمل ہو جاتا ہے

حاجیو! آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے اب کعبہ کا کعبہ دیکھو

نوٹ: حج و عمرہ کے تفصیلی مسائل اور مقامات حج کے بارے میں جاننے کیلئے پیشوائے اہل سنت، استاذ العلماء حضرت پیر محمد افضل قادری دامت برکاتہم العالیہ کا تحریر کردہ رسالہ ''حج اور مقامات حج'' نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات سے فری حاصل کریں۔ یا پھر www.ahlesunnat.info پر ملاحظہ فرمائیں!

marfat.com

کیا اکیلی عورت حج پر جاسکتی ہے؟

سوال:
جس عورت کا محرم اور خاوند موجود نہیں وہ حج پر کس کے ساتھ جائے۔ ممتاز، جلالپور

جواب:
عورت کا گھر خانہ کعبہ سے 57 میل 4 فرلانگ (تقریباً 92 کلومیٹر) کی مسافت پر یا اس سے زائد ہو تو اس کیلئے واجب ہے کہ شوہر یا محرم کے ساتھ حج کیلئے جائے، ورنہ سخت گنہگار ہو گی۔ محرم سے مراد وہ رشتہ دار ہے جس کے ساتھ ہمیشہ ہمیشہ نکاح حرام ہے۔ مثلاً باپ، بیٹا وغیرہ اور محرم کا بالغ اور صالح ہونا بھی ضروری ہے۔

اور اگر خاتون میں حج فرض ہونے کی دیگر شرائط موجود ہیں لیکن محرم یا شوہر کے ساتھ حج کیلئے جانا ممکن نہیں تو وہ ''حج بدل'' کیلئے کسی اور کو بھیجے۔

جبرائیل کی عمر کتنی ہے؟

سوال:
فرشتوں کے سردار جبرائیل علیہ السلام کی عمر کتنی ہے؟ ناظم اقبال، جہلم و نور محمد برمنگھم برطانیہ

جواب:
مدنی تاجدار، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے جبرائیل امین علیہ السلام سے پوچھا: تمہاری عمر کتنی ہے؟ جبریل علیہ اسلام نے عرض کیا: حضور مجھے کچھ خبر نہیں، ہاں اتنا جانتا ہوں کہ چوتھے حجاب میں ایک نورانی تارہ ستر برس بعد چمکتا تھا، میں نے اسے بہتر ہزار مرتبہ چمکتے دیکھا ہے۔

آگے والا حصہ بھی ملاحظہ فرمالیں، حضور علیہ اسلام نے یہ سن کر فرمایا:

''وعزة ربی انا ذالک الکوکب.''

ترجمہ: ''میرے رب کی عزت کی قسم! میں ہی وہ نورانی تارہ ہوں۔ (6)

زیادہ جنازیں کیسے پڑھیں؟

سوال:
زیادہ جنازے ہوں تو پھر کیسے نماز ادا کی جائے؟
ڈاکٹر محمد اسلم، اسلام آباد

جواب:
میتیں زیادہ ہوں تو ایک ساتھ سب پر نماز جنازہ پڑھ سکتے ہیں یعنی ایک ہی نماز میں سب کی نیت کر لی جائے۔ لیکن بہتر علیحدہ علیحدہ پڑھنا ہی ہے۔

اور اگر ایک ساتھ پڑھنی ہوں تو پھر میتوں کو امام کے سینے کے سامنے لائن میں بھی رکھ سکتے ہیں، اور صف کی شکل میں یعنی ایک امام کے سامنے اور باقی اس سامنے والی میت کے دائیں بائیں بھی رکھی جاسکتی ہیں۔

نماز جنازہ کے بعد نبی اکرم ﷺ کے ارشاد مبارک

''اذا صليتم على الميت فاخلصوا له الدعا.''

ترجمہ: ''جب تم میت پر نماز جنازہ پڑھ چکو تو اس کیلئے مخلص ہو کر دعا کرو۔'' (7)(8)

پر عمل کرتے ہوئے، میت کیلئے زیادہ سے زیادہ دعا کرنی چاہئے۔ کیونکہ میت پر یہ وقت مشکل ہوتا ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم ورسولہ الاکرم۔ وصل اللہ علی النبی وآلہ وصحبہ وسلم

حوالہ 6۔ ''تفسیر روح البیان'' جلد نمبر 1، صفحہ نمبر 974. وغیرہ
حوالہ 7 ''سنن ابو داؤد'' کتاب الجنائز، باب الدعاء للمیت، حدیث نمبر 2784
حوالہ 8 ''صحیح ابن حبان'' کتاب الجنائز، باب المریض وما یتعلق به، جز: 7، صفحہ: 345، حدیث: 3076.

دانش حجاز

اقوال زریں اور تبصروں سے مزین، برطانیہ کے نامور سکالر محمد دین سیالوی کی دانشمندانہ تحریر

خدا کرے عورت کی آنکھ بیگانوں کو نہ دیکھے!

اہل حقیقت کے نزدیک نیک عورت کی علامت یہ ہے کہ وہ خوف الٰہی کو اپنا حسن سمجھے، قناعت کو غنا اور عفت و پاکدامنی کو زیور یعنی برائیوں اور مفاسد کی جگہ سے بچنے کو اپنا سنگار سمجھے۔ کہا گیا ہے کہ عورت کبوتری کی مانند ہے، جب اس کے پر پیدا ہوتے ہیں تو وہ اڑتی ہے، اسی طرح جب مرد عورت کو فاخرہ (بھڑکیلا اور شوخ) لباس پہناتا ہے تو وہ گھر میں نہیں بیٹھتی (بلکہ باہر نکل کر اپنا بناؤ سنگار لوگوں کو دکھانے کی کوشش کرتی ہے)۔

شیخ سعدی نے فرمایا ہے:

''جب عورت بازار جانے لگے تو اسے روکو، ورنہ خود عورت بن کر گھر بیٹھ جاؤ۔ خدا کرے بیگانے مردوں کو دیکھنے سے عورت کی آنکھ اندھی ہو اور گھر سے نکلے تو سیدھی قبر میں چلی جائے۔''

(روح البیان، جلد: 7، صفحہ: 240)

تبصرہ:

اسلام نے عورت کو جن احکامات کا پابند بنایا ہے پردہ ان میں سب سے اہم فرض اور بہترین عبادت، بلکہ ہر عبادت کی جان ہے، آج کی مسلمان خواتین کی اکثریت دین بیزار ہے، جن کا اسلام کے ساتھ تعلق ہے وہ بھی انتہائی ناقص ہے۔

مثلاً بعض عورتیں نماز، روزہ کی پابند ہوتی ہیں بلکہ نوافل اور مستحبات کا بھی بڑا خیال رکھتی ہیں لیکن پردہ کو کوئی اہمیت نہیں دیتیں۔

بڑے شہروں میں عورتیں صبح کی نماز کے بعد پارکوں میں مردوں کے ساتھ سیر کرتی ہیں، ہاتھوں میں تسبیح بھی ہوتی ہے لیکن پردہ کا کوئی خیال نہیں ہوتا، ایسی عورتیں بھی شیطان کو خوش کر رہی ہیں۔ ساغر صدیقی کے الفاظ ملاحظہ فرمائیں ؎

کل جنہیں چھو نہیں سکتی تھی فرشتوں کی نظر
آج وہ رونق بازار نظر آتے ہیں

بنیادی خرابی مرد کی اپنے فرائض سے غفلت ہے۔ مرد کو اللہ تعالیٰ نے نسوانیت زن کا نگہبان بنایا تھا، لیکن وہ رہزن بن چکا ہے، مردوں کی بہت بڑی اکثریت غیرت وحمیت سے محروم ہے اور وہ خود اپنی عورتوں کو جنس بازار اور شمع محفل بننے کی ترغیب اور داد دیتے ہیں، اس مسئلہ پر علامہ اقبال کا تبصرہ ملاحظہ فرمائیں۔

marfat.com

ہزار بار حکیموں نے اس کو سلجھایا
مگر یہ مسئلہ زن رہا وہیں کا وہیں
قصور زبان کا نہیں کچھ اس خرابی میں
گواہ اس کی شرافت پہ ہیں مہ و پرویں
فساد کا ہے فرنگی معاشرت میں ظہور
کہ مرد سادہ ہے بیچارہ زن شناس نہیں

پڑوسی کا پڑوسی پر حق

حسن بصری علیہ الرحمۃ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا: پڑوسی کا پڑوسی پر کیا حق ہے؟

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

☆ جب وہ تجھ سے قرض مانگے تو اسے قرض دو۔
☆ جب وہ تجھے دعوت دے تو اس کی دعوت قبول کرو
☆ اگر وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرو۔
☆ وہ تجھ سے مدد مانگے تو اس کی مدد کرو۔
☆ وہ کسی مصیبت میں پڑ جائے تو اس کے ساتھ اظہار ہمدردی کرو۔
☆ اسے کوئی نعمت ملے تو مبارک باد دو۔
☆ مر جائے تو اس کے جنازے میں شریک ہو۔
☆ اگر گھر سے غائب ہو تو (اسکے گھر اور اہل عیال کی) حفاظت کرو۔
☆ اور تمہاری ہانڈی کی مہک اسے ایذا نہ دے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو اس میں اسے ہدیہ بھیجو۔

(الترغیب والترھیب، صفحہ: 409)

تبصرہ:

اسلام نے ہمسائے کو وسیع حقوق دیئے ہیں اور ان کی ادائیگی پر بہت زور دیا ہے۔ نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام پڑوسی کے حقوق سے متعلقہ احکام لاتے رہے اور ان کی تاکید کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ پڑوسی کو وراثت میں حقدار نہ بنا دیا جائے۔

جس شخص کا پڑوسی اس سے ناخوش ہو وہ اچھا مسلمان نہیں کہلا سکتا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث پاک میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے تین بار ارشاد فرمایا:

قسم بخدا وہ شخص مؤمن نہیں ہو سکتا!

عرض کی گئی یا رسول اللہ! کون؟

تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''الذی لا یأمن جارہ بوائقہ.''

ترجمہ: ''جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہ ہو۔'' (صحیح بخاری)

اچھے پڑوس کی قدر و قیمت کا اندازہ مندرجہ ذیل واقعہ سے لگائیں:

مشہور تابعی حضرت عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمۃ کے پڑوس میں ایک یہودی رہتا تھا، اس نے اپنا گھر فروخت کرنا چاہا اور اس کی قیمت دو ہزار لگائی۔

لوگوں نے کہا: اس کی قیمت تو ایک ہزار ہے۔

کہنے لگا: تم ٹھیک کہتے ہو، دراصل ایک ہزار گھر کی قیمت ہے اور ایک ہزار عبداللہ بن مبارک کے پڑوس کی قیمت ہے۔

عبداللہ بن مبارک کو جب علم ہوا تو اس کو بلا کر ایک ہزار درہم دیئے اور کہا گھر مت بیچو۔

marfat.com

مؤمن 6 طرح کے خوف میں گھرا رہتا ہے!

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ بیشک مؤمن چھ طرح کے خوف میں مبتلا رہتا ہے:

☆ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے کہ وہ اس سے ایمان نہ چھین لے۔

☆ اعمال لکھنے والے فرشتوں سے ڈرتا ہے کہ وہ کوئی ایسی چیز نہ لکھ لیں جس کی وجہ سے وہ قیامت کے دن ذلیل ورسوا ہو۔

☆ شیطان سے ڈرتا ہے کہ وہ اسکا عمل باطل نہ کردے

☆ ملک الموت سے ڈرتا ہے کہ وہ اسے اچانک غفلت میں نہ آلے۔

☆ دنیا سے ڈرتا ہے کہ وہ اسے دھوکہ میں ڈال کر آخرت سے غافل نہ کردے۔

☆ اہل وعیال سے ڈرتا ہے کہ ان کے ساتھ مشغول ہو کر ذکر الٰہی سے غافل نہ ہو جائے۔

(ارشاد العباد، صفحہ: 91)

تبصرہ:

ایمان امید اور خوف کی درمیانی کیفیت کا نام ہے۔ بندۂ مؤمن اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا امیدوار اور اس کے عذاب و پکڑ اور ایمان و اعمال کے ضائع ہونے سے خوفزدہ رہتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''فلا یأمن مکر اللہ الا القوم الخاسرون.''

ترجمہ: ''اللہ کی تدبیر (عذاب) سے سوائے خرابی میں پڑنے والوں کے کوئی بے خوف نہیں ہوتا۔''

(قرآن مجید، سورہ اعراف، آیت: 99)

اور

''انہ لا ییأس من روح اللہ الا القوم الکافرون.''

ترجمہ: ''اللہ کے فیضان رحمت سے وہی لوگ مایوس ہوتے ہیں جو کافر ہیں۔''

(قرآن مجید، سورہ یوسف، آیت: 87)

گویا قرآن کے مطابق اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوسی اور عذاب سے بے خوفی خسارے میں ڈالنے والا کفریہ عمل ہے۔

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سے سیدنا یحییٰ علیہ السلام کی ملاقات ہوئی۔ عیسیٰ علیہ السلام کثیر التبسم (بہت مسکرانے والے) تھے اور یحییٰ علیہ السلام کثیر البکاء (بہت رونے والے) تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

اے یحییٰ! کیا تم خدا تعالیٰ کی رحمت سے بالکل ناامید ہو گئے ہو کہ کسی وقت تمہارا رونا ختم ہی نہیں ہوتا۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا:

اے عیسیٰ! کیا تم خدا تعالیٰ کے قہر سے بالکل مامون ہو کہ تم کو ہر وقت ہنسی ہی آتی رہتی ہے۔

آخر ایک فرشتہ آیا اور کہا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم تم دونوں میں فیصلہ کرتے ہیں کہ اے عیسیٰ! جلوت میں تم ایسے رہو جیسے اب رہتے ہو لیکن خلوت میں یحییٰ علیہ السلام کی طرح گریہ وزاری کیا کرو۔ اور اے یحییٰ! خلوت میں تم ایسے ہی رہو جیسے اب رہتے ہو لیکن لوگوں کے سامنے کچھ تبسم بھی کرلیا کرو کہ لوگوں کو میری رحمت سے مایوسی نہ ہو جائے کہ جب نبی کا یہ حال ہے تو ہم کو نجات کی کیا امید ہے۔

marfat.com

اس سلسلے میں سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ایک قول بھی بڑا ایمان افروز ہے، آپ نے ارشاد فرمایا:

''میں نے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا دامن اس طرح مضبوطی سے تھاما ہوا ہے کہ اگر ارشاد ہو کہ ساری امت دوزخ میں جائے گی صرف ایک شخص جنت میں جائے گا تو مجھے امید ہو گی کہ وہ جنت میں جانے والا شخص میں ہی ہوں اور اگر خدائے ذوالجلال ارشاد فرمائے کہ تمام مخلوق جنت میں جائے گی صرف ایک بدنصیب دوزخ میں جائے گا تو میں ڈر رہا ہوں گا کہ کہیں دوزخ میں جانے والا میں ہی نہ ہوں۔

سب سے بڑی ضائع ہونے والی چیزیں دس ہیں!

☆ وہ عالم جس سے (مسائل) نہ پوچھے جائیں۔
☆ وہ علم جس پر عمل نہ کیا جائے۔
☆ وہ درست رائے جس کو قبول نہ کیا جائے۔
☆ وہ ہتھیار جو استعمال نہ کیا جائے۔
☆ وہ مسجد جس میں نماز نہ پڑھی جائے۔
☆ قرآن کا وہ نسخہ جس سے تلاوت نہ کی جائے۔
☆ وہ مال جس سے خرچ نہ کیا جائے۔
☆ وہ گھوڑا جس پر سواری نہ کی جائے۔
☆ زہد کا علم اس آدمی کے پاس جو دنیا کا طلب گار ہو
☆ وہ لمبی عمر جس میں آدمی اپنے سفرِ آخرت کیلئے زادِ راہ تیار نہ کرے۔

(ارشاد العباد، صفحہ نمبر 91)

تبصرہ:

اللہ تعالیٰ نے جو نعمتیں ہمیں عطا کی ہیں ان سے ہمارے دینی اور دنیاوی فوائد وابستہ کیے ہیں اگر ان سے وہ فوائد حاصل نہ کیے جائیں تو یہ ان نعمتوں کا ضیا اور منعم کی ناشکری ہو گی۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''اہلِ علم سے مسائل پوچھو۔''

اب لوگوں کو عالمِ دین کا قرب اور صحبت نصیب ہوتی ہے وہ اس سے دین کے مسائل نہیں سیکھتے تو یہ عالمِ دین کے علم کا ضیاع ہے۔ علم کا مقصد یہی ہے کہ اس پر عمل کرکے سیرت و کردار سنوارے جائیں اور دنیا و آخرت کی بھلائی حاصل کی جائے۔

اسی طرح کہیں سے درست اور مفید رائے ملے تو اس پر عمل کرکے فوائد حاصل کیے جائیں، ہتھیار کو استعمال کرکے اپنا دفاع کیا جائے، مسجد میں نماز پڑھ کے اللہ تعالیٰ کو راضی کیا جائے، قرآن گھر میں رکھنے کا مقصد یہ ہے کہ تلاوت کی جائے اور زندگی کے ہر مسئلہ میں اس سے رہنمائی لی جائے، مال سے اپنی اور مخلوقِ خدا کی ضرورتیں پوری کی جائیں، سواری اس لئے ہے کہ اس پر سوار ہو کر پیدل چلنے کی مشقت سے بچا جائے، علم زہد دنیا سے بے رغبتی اور فکرِ آخرت پیدا کرتا ہے اور لمبی عمر کا فائدہ یہ ہے کہ اس میں زیادہ سے زیادہ اعمال کرکے آخرت کیلئے زادِ راہ تیار کیا جائے۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ سب سے اچھا وہ آدمی ہے جسے اللہ تعالیٰ لمبی عمر دے اور وہ اس میں اچھے اعمال کرے اور سب سے برا وہ آدمی ہے جسے لمبی عمر ملے اور وہ برے اعمال میں اسے ضائع کر دے۔

اب اگر مذکورہ نعمتیں ان مقاصد کیلئے استعمال نہیں ہوتیں تو یہ بے مقصد اور ضائع ہو جائیں گی۔۔۔

marfat.com

عید الفطر کے مسائل و فضائل

تحریر: پیشوائے اہل سنت، پیر محمد افضل قادری

عید الفطر: عید کا لفظ ''عود'' سے بنا ہے، جس کا معنی ہے: ''لوٹنا''، عید ہر سال لوٹتی ہے اور اس کے لوٹ کر آنے کی خواہش کی جاتی ہے۔

''فطر'' کا معنی ہے: ''روزہ توڑنا یا ختم کرنا''۔ عید الفطر کے روز روزوں کا سلسلہ ختم ہوتا ہے، اس روز اللہ تعالیٰ بندوں کو روزہ اور عبادتِ رمضان کا ثواب عطا فرماتے ہیں، لہذا اس دن کو ''عید الفطر'' قرار دیا گیا ہے۔

ہجرت مدینہ سے پہلے یثرب کے لوگ دو عیدیں مناتے تھے، جن میں وہ لہو و لعب میں مشغول ہوتے اور بے راہروی کے مرتکب ہوتے، چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے زمانہ جاہلیت کی دو غلط رسوم پر مشتمل عیدوں کی جگہ ''عید الفطر'' اور ''عید الاضحیٰ'' منانے اور ان دونوں عیدوں میں شرع کی حدود میں رہ کر خوشی منانے، اچھا لباس پہننے، اور بے راہ روی کی جگہ عبادت، صدقہ اور قربانی کا حکم دیا۔

عید الفطر کی فضیلت: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس نے پانچ راتوں 8، 9، 10 ذوالحج کی راتیں، عید الفطر کی رات، اور 15 شعبان کی رات (شب برأت) کو شب بیداری کی اس کیلئے جنت واجب ہو گئی۔''

حوالہ ''ترغیب منذری'' جلد نمبر 1۔

ایک حدیث میں فرمایا: ''فرشتے عید الفطر کی رات کا نام ''لیلۃ الجائزہ (انعام و اکرام کی رات)'' رکھتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب مسلمانوں کی عید یعنی عید الفطر کا دن آتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے اپنے بندوں پر فخر فرماتا ہے، اے میرے فرشتو! اس مزدور کی کیا جزاء ہے جو اپنا کام مکمل کر دے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اسکی جزاء یہ ہے کہ اس کو پورا اجر و ثواب عطا کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے فرشتو! میرے بندوں اور باندیوں نے اپنا فرض ادا کیا پھر وہ (نماز عید کی صورت میں) دعاء کیلئے چلاتے ہوئے نکل آئے ہیں، مجھے میری عزت و جلال، میرے کرم اور میرے بلند مرتبہ کی قسم! میں ان کی دعاؤں کو ضرور قبول کروں گا۔ پھر فرماتا ہے: بندو! تم گھروں کو لوٹ جاؤ میں نے تمہیں بخش دیا اور تمہارے گناہوں کو نیکیوں میں بدل دیا۔

نبی پاک ﷺ نے فرمایا: پھر وہ بندے (عید کی نماز سے) لوٹتے ہیں حالانکہ اُنکے گناہ معاف ہو چکے ہوتے ہیں''

نوٹ: دعا کی قبولیت کی تین صورتیں ہیں

1۔ جو مانگا، وہی مل جائے 2۔ اسکی جگہ کچھ اور مل جائے 3۔ روز قیامت ثواب مل جائے۔ لہذا دعا ضائع نہیں جاتی کم از کم ثواب ضرور ملتا ہے۔

صدقۃ الفطر:

عید الفطر کے روز صبح صادق کے وقت ہر ایسے مسلمان پر جو آزاد ہو، اور ضرورت اصلیہ (یعنی مکان، سواری، بستر، برتن، اور اوزار وغیرہ) کے علاوہ، نصاب (مثلاً ساڑھے 52 تولہ چاندی، یا اس کی قیمت) کا مالک بھی

marfat.com

ہو، پر فطرانہ ادا کرنا واجب ہو جاتا ہے۔

لیکن اس کو پیشگی رمضان المبارک میں ادا کرنا بھی سنت صحابہ سے ثابت ہے، اس صورت میں رمضان المبارک کی برکت سے ثواب ستر گنہ زائد ملتا ہے۔

فطرانہ کی مقدار 4 سیر اور ساڑھے 6 چھٹا نک کھجور یا جو یا کشمش یا پھر اس کی قیمت ہے اور یا 2 سیر اور سوا 3 چھٹا نک گندم یا اس کی قیمت ہے۔

صاحب نصاب مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ نابالغ بچوں کا فطرانہ بھی ادا کریں۔ فطرانہ کا مصرف وہی ہے جو زکوٰۃ کا ہے۔ اسکا بہترین مصرف دینی مدارس کے طلبہ ہیں، نیز وہ لوگ ہیں جو عید الفطر کی تیاری مثلاً لباس خوراک کیلئے ضرورت رکھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

"وَاَغْنُوْهُمْ فِیْ هٰذَا الْیَوْم۔"

ترجمہ: "اور ان مساکین وغرباء کو اس دن غنی کردو"

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر واجب کیا تاکہ روزہ لغو اور بے ہودہ باتوں سے پاک ہو جائے اور مساکین کے لئے کھانے کا بندوبست بھی ہو جائے۔

نماز عید الفطر: اس نماز کا وقت سورج کے ایک نیزہ کے برابر بلند ہونے سے "ضحوۂ کبریٰ" تک ہے۔ ضحوہ کبریٰ کا صبح صادق سے غروب آفتاب تک کے کل وقت کا نصف پورا ہونے پر آغاز ہوتا ہے۔

نماز عید دو رکعتیں واجب ہے، پہلی رکعت میں ثناء کے بعد اور دوسری رکعت میں قرآت سورت کے بعد ہاتھ اٹھا کر تین تین زائد تکبیریں مسنون ہیں۔

عید کے دیگر مسائل: نماز عید الفطر کے بعد خطبہ سنت ہے۔ نماز عید میں آتے اور جاتے ہوئے آہستہ تکبیریں "اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد۔" اور راستہ تبدیل کرنا سنت ہے۔ نماز عید سے پہلے طاق عدد میں کھجور کھانا سنت ہے۔ عید کے روز غسل کرنا، خوشبو استعمال کرنا، اور اچھا لباس پہننا سنت ہے۔ نماز عید کیلئے اذان اور تکبیر سنت نہیں ہے۔ عید الفطر کے روز روزہ رکھنا حرام ہے۔ عید الفطر کے بعد مسلسل یا وقفہ کے ساتھ ماہِ شوال کے 6 روزے رکھنا، پوری زندگی روزے رکھنے کے برابر ہے۔

عید کے روز مروجہ عریانی وفحاشی:

عورتوں کا بے پردہ اور نیم عریاں لباس میں گھر سے باہر نکلنا ہمیشہ ممنوع ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ وَبَنٰتِکَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ۔"

ترجمہ: "اے غیب کی خبر رکھنے والے! اپنی بیویوں، اپنی بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں کو فرمادو کہ وہ اپنی بڑی چادروں کا ایک حصہ اپنے چہرے پر ڈالے رہیں۔"

(قرآن مجید، سورہ احزاب، آیت: 59)

اور حدیث پاک میں ہے: جو عورت اپنے شوہر کے سوا کسی اور کو اپنا حسن دکھانے کیلئے سنگار کرے، اسکے چہرے کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سیاہ کردے گا اور اس کی قبر کو جہنم کا گڑھا بنادے گا۔

لیکن عید الفطر جو کہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور مغفرتوں اور روزہ و عبادتِ رمضان کا انعام خاص حاصل کرنے کا دن ہے، اس روز اللہ تعالیٰ کی شریعت کی کھلی خلاف ورزی کرنا اور کفار کے طریقے کے مطابق بے راہروی اختیار کرنا، گندی فلمیں اور ڈرامے دیکھنا، اور لڑکیوں کا نیم عریاں لباس میں گلی کوچوں میں گھومنا بہت ہی بڑا گناہ ہے۔

مسلمانوں کو چاہیے کہ اس روز اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں، صدقہ خیرات کریں، ناراض مسلمانوں میں مصالحت کرانے جیسے اچھے کاموں میں مشغول رہیں۔

marfat.com

10. People will shout in the mosques.
11. Dancing & singing will be very common

THE MAJOR SIGNS

DAJJAL

This is an individual with devilish character. His mischief will be very severe. He will make a journey of all of the earth except the Haramain in just 40 days. It will be clearly written on his forehead "Ka Fa Ra." It will be visible only to the true muslims. At the end of his journey, he will reach Syria.

HAZRAT ISA علیہ اسلام

Hazrat Isa علیہ السلام will appear on the minaret of the mosque of Damascus. He will kill Dajjaal. In the age of Hazrat Isa everybody will become prosperous. Hazrat Isawill live for forty years. He will marry and have children. He will be buried inside the Dome of The Prophet MUHAMMAD ﷺ.

IMAM MAHDI علیہ السلام

Due to kufr everywhere, all friends of ALLAH, The Almighty, will migrate to Haramain. Imam Mahdi appear during tawaaf in month of Ramadhaan. The people will pledge their allegiance to him and he will lead them to Syria. Simultaneously, at dawn, Hazrat Isa will appear.

10۔ لوگ مسجدوں میں چلائیں گے۔
11۔ ناچ گانا بہت عام ہو جائے گا۔

قیامت کی بڑی علامات

دجال

یہ شیطانی کردار کا ایک فرد ہو گا۔ اس کا فتنہ بہت شدید ہو گا۔ یہ صرف چالیس دنوں میں ساری روئے زمین کا سوائے حرمین طیبین کے چکر لگالے گا۔

اس کی پیشانی پر صاف طور پر ''ک ف ر'' لکھا ہو گا۔ مگر یہ تحریر صرف مسلمانوں کو ہی نظر آئے گی۔ ساری دنیا کے گشت کے آخر میں یہ ملکِ شام پہنچے گا۔

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام

جامع مسجد دمشق کے شرقی مینارہ پر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام ظاہر ہوں گے۔ آپ دجال کو ہلاک کردیں گے۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہر شخص خوش حال ہو جائے گا۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام چالیس سال تک زندہ رہیں گے۔ آپ شادی کریں گے۔ آپ کے ہاں اولاد بھی ہو گی۔ بعد از وصال ہمارے نبی معظم ﷺ کے روضہ انور میں دفن ہوں گے۔

امام مہدی

جب ہر طرف کفر ہی کفر ہو گا۔ تمام اولیائے کرام حرمین شریفین ہجرت کر جائینگے۔ رمضان کے مہینہ میں طواف کے دوران امام مہدی ظاہر ہونگے۔ سب لوگ انکی بیعت کرینگے۔ یہ سب کو لے کر ملکِ شام روانہ ہونگے اسی وقت صبح کے وقت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا ظہور ہو گا۔

شعبہ خواتین کے رابطہ نمبرز: (صرف خواتین ہی رابطہ کر سکتی ہیں!)

محترمہ ر ک قادری صاحبہ، پرنسپل شریعت کالج طالبات، مرکزی نگران عالمی تنظیم اہلسنت خواتین 053-3522290، 053-3001402

marfat.com

MUHAMMAD ﷺ

1 . He ﷺ is superior to all of the Prophets.
2 . He alone saw ALLAH in this world.
3 . His virtues are countless.
4 . He ﷺ is the Final Prophet of ALLAH.
5 . Almighty ALLAH bestowed him ﷺ unlimite knowledge, more so than anyone.
6 . It is obligatory for a believer to love him more than all else in the universe.
7 . It is essential to recite Durood Shareef upon hearing, writing and speaking his ﷺ name.
8 . It is forbidden to write abbreviation of Durood Shareef. e.g. (SAW) and (PBUH) after his ﷺ name. It should be written in complete form.
9 . It is Mustahab to kiss the nails of the thumbs and to rub them over the eyes due to love and respect, upon hearing his ﷺ name.

MINOR SIGNS

1. Knowledge will disappear.
2 . There will be an abundance of ignorance
3 . There will be an abundance of wealth.
4. It will be difficult to act upon the teachings of ISLAM.
5 . Time will pass very quickly.
6. Religious knowledge will be sought for the sake of worldly benefits.
7 . Husbands will become obedient to their wives.
8 . Children will prefer their friends over their parents.
9 . Children will disobey their parents.

سیدنا محمد ﷺ

1- آپ ﷺ سب رسولوں سے افضل ہیں۔
2- دنیاوی زندگی میں صرف آپ ﷺ نے ہی دیدار الٰہی کیا۔
3- آپ ﷺ کے فضائل بے شمار ہیں۔
4- آپ ﷺ اللہ تعالی کے آخری نبی ہیں۔
5- کائنات میں اللہ تعالی نے سب سے بڑھ کر علم آپ ﷺ کو ہی عطا کیا۔
6- ہر مومن کے لئے فرض ہے کہ کائنات کی ہر چیز سے بڑھ کر آپ ﷺ سے محبت کرے۔
7- آپ ﷺ کا نام پاک لکھ کر، پڑھ کر اور سن کر درود شریف ضرور پڑھنا چاہئے۔
8- آپ ﷺ کے نام پاک کے بعد صلعم اور ص وغیرہ لکھنا سخت منع ہے۔درود پاک کے پورے کلمات لکھنے چاہئیں۔
9- آپ ﷺ کا نام پاک سن کر محبت سے انگوٹھے چومنا اور آنکھوں پر رکھنا مستحب ہے۔

قیامت کی چھوٹی علامات

1- علم اٹھ جائے گا۔
2- جہالت کی کثرت ہو گی۔
3- مال و دولت کی کثرت ہو گی۔
4- اسلامی تعلیمات پر عمل کرنا بہت مشکل ہو گا۔
5- وقت بہت تیزی کے ساتھ گزر جائے گا۔
6- دینی علم دنیا حاصل کرنے کیلئے سیکھا جائے گا۔
7- خاوند اپنی بیویوں کے تابع ہوں گے۔
8- اولاد والدین پر دوستوں کو ترجیح دے گی۔
9- اولاد والدین کی نافرمانی کرے گی۔

marfat.com

7 . The longest chapter of The Holy Qur'an is Surat-ul-Baqarah.
8 . The shortest chapter of The Holy Qura'n is Surat-ul- Kowsar.
9 . It has 30 parts and 114 chapters.

PROPHETS

1 . A Nabi is a person to whom ALLAH, gifted Divine Revelation for the guidance of Mankind.
2 . All of them were human beings. They were neither Jinn nor Angels.
3 . All of them were men. None of them were women.
4 . Divine revelation only came to them.
5 . ALLAH, The Almighty, bestowed them the knowledge of unseen.
6 . They are superior to all creatures.
7. Aadam علیہ السلام was created without a father or mother.
8 . Hazrat Isa علیہ السلام was born without a father.
9 . Almighty ALLAH bestowed them with miracles.
10. All of them are very esteemed with ALLAH.
11. They are alive in their graves and worship their Lord.

7. قرآنِ حکیم کی سب سے بڑی سورۃ البقرہ ہے۔
8. قرآنِ حکیم کی سب سے چھوٹی سورۃ الکوثر ہے۔
9. قرآنِ حکیم میں ۳۰ پارے اور ۱۱۴ سورتیں ہیں

انبیاء کرام

1۔ نبی وہ شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لئے وحی ارسال کی ہو۔
2۔ سب انبیاءِ کرام انسان تھے۔ ان میں سے نہ کوئی جن تھا اور نہ کوئی فرشتہ۔
3۔ سب انبیاءِ کرام مرد تھے۔ ان میں سے کوئی بھی عورت نہ تھی۔
4۔ وحی صرف انبیاءِ کرام پر ہی نازل ہوتی ہے۔
5۔ انبیاءِ کرام کو اللہ تعالیٰ نے چھپی ہوئی چیزوں کا علم دیا ہے۔
6۔ انبیاءِ کرام تمام مخلوق سے افضل ہیں۔
7۔ حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بغیر ماں اور باپ کے پیدا کیا۔
8۔ حضرت عیسیٰ بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔
9۔ انبیاءِ کرام کو اللہ تعالیٰ معجزات عطا کئے۔
10۔ تمام انبیاءِ کرام اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت زیادہ عزت والے ہیں۔
11۔ تمام انبیاءِ کرام اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔

marfat.com

Teaching of Islam

Allama Sajid ul Hashemi, England

DIVINE BOOKS

ALLAH, The Almighty, revealed many scriptures including four major books for the guidance of Mankind.

1. The Towraat to Hazrat Moosa علیہ السلام
2. The Zaboor to Hazrat Dawood علیہ السلام
3 . The Injeel to Hazrat Isa علیہ اسلام
4. THE GLORIOUS QURAN to Our Beloved Prophet MUHAMMAD ﷺ

THE HOLY QUR'AN

1 . The Holy Qur'an is the Final Revelation of ALLAH. It was revealed to The Holy Prophet MUHAMMAD ﷺ .

2 . The text of the Holy Qur'an is in Arabic.

3 . The Holy Qur'an exists in its original text and it will remain preserved forever.

4 . To produce a book like it is impossible.

5 . It was revealed gradually.

6 . Its revelation was completed over a 23 year period.

آسمانی کتابیں

اللہ تعالیٰ نے انسانی ہدایت کیلئے بہت سے صحیفے اور زچار بڑی کتابیں نازل کیں۔

1۔ تورات حضرت موسیٰ علیہ السلام پر۔
2۔ زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر۔
3۔ انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر۔
4۔ قرآن حکیم نبی معظم حضرت محمد ﷺ پر۔

قرآن حکیم

1. قرآنِ حکیم اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے۔ یہ ہمارے نبی معظم، معلم انسانیت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر نازل ہوئی۔

2. قرآنِ حکیم کی اصلی زبان عربی ہے۔

3. قرآن حکیم آج بھی اپنی اصلی شکل میں موجود ہے اور قیامت تک ایسا ہی رہے گا۔

4. اس طرح کی کتاب بنانا کسی کیلئے بھی ممکن نہیں ہے۔

5. قرآنِ حکیم آہستہ آہستہ نازل ہوا۔

6. اس کا نزول 23 سال میں مکمل ہوا۔

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یاحبیب اللہ

زبدۃ الاتقیاء، سند المدرسین، استاذ الاساتذہ، شیخ الحدیث والتفسیر

حضرت علامہ ابوالفیض **محمد عبدالکریم ابدالوی** چشتی رضوی رحمۃ اللہ علیہ

بانی دارالعلوم چشتیہ رضویہ، خانقاہ ڈوگراں شریف کا دوسرا سالانہ

عرس مبارک

بمقام: مرکزی رضوی جامع مسجد خانقاہ ڈوگراں شریف

انشاء اللہ العزیز 15، 16 شوال 1426ھ کو منعقد ہوگا، مرکزی محفل پاک 16 شوال صبح 9 سے نماز ظہر تک انعقاد پذیر ہوگی

ملک کے نامور مشائخ عظام اور جید علماء کرام تشریف لائیں گے۔

منجانب: خدام درگاہ حضرت ابوالفیض، خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ پنجاب پاکستان۔ فون: 0092-56-3726102

تم میں سے ایک جماعت ضرور ہونی چاہئے جو بھلائی کی دعوت دے، نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے اور یہی فلاح پانے والے ہیں۔ (القرآن)

خبرنامہ

امریکہ میں مذہب حق اہلسنت کی عظیم فتح، "رفع یدین" کے موضوع پر مناظرہ طے کر کے مخالفین نہ پہنچے

پاکستان کی ایک یونیورسٹی میں "کفریہ عبارات" پر مناظرہ، وقت مقررہ پر بدمذاہب مناظرین نے اہلسنت کو سچا تسلیم کرلیا

ان دونوں مناظروں کی تیاری استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری دامت برکاتہم العالیہ نے کرائی

پیر محمد افضل قادری کی ہدایت پر مانسہرہ میں کیمپ قائم کر دیا گیا، یہ کیمپ کشمیر اور ہزارہ کے دور دراز علاقوں میں بھی سامان پہنچائے گا

پیشوائے اہلسنت نے ڈاکخانہ نیک آباد کی منظوری، بائی پاس سے نیک آباد تک سڑک کی تعمیر کے بعد علاقہ کیلئے گیس بھی منظور کروادی

ظہور الٰہی اسٹیڈیم، کچہری چوک گجرات میں 9 بجے نماز عید صاحبزادہ محمد عثمان افضل قادری پڑھائیں گے

پیر صاحب کی صاحبزادی کا علامہ محمد راشد تنویر قادری سے نکاح مسنون

ج 25 ستمبر 2005 کو مسجد میں سادگی سے ادا کیا گیا، تقریب میں 1000 کے قریب مرد اور خواتین (جن کیلئے علیحدہ باپردہ انتظام تھا) نے شرکت کی۔ ... خ عظام، علماء کرام، دیگر مذہبی حلقوں، وزراء، ایم این اے، ایم پی اے، سیاستدان، اخبارات کے ایڈیٹروں وصحافیوں، ڈاکٹر، وکلاء، تاجر، صنعتکاروں سمیت ... شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کی، مبارکباد دی۔

marfat.com

Under patronage: Pir Muhammad Afzal Qadri

Monthly Awaz-e-Ahlesunnat Gujrat Pakistan

Registerd CPL 127

URL: www.ahlesunnat.info E-mail: monthly@ahlesunnat.info Ph: (0092-53) 3521401-2 Fax: 3511855

هو الرحمٰن الرحیم

زلزلہ زدگان کی امداد

پیشوائے اہل سنت حضرت پیر محمد افضل قادری مدظلہ العالی مرکزی امیر عالمی تنظیم اہل سنت کی ہدایت پر

☆ مختلف شہروں سے بیشمار قافلے امدادی سامان کشمیر اور سرحد کے دور دراز علاقوں میں زلزلہ زدگان کو گھر گھر پہنچا رہے ہیں ☆ صرف مرکزی دفتر سے اب تک پچاس لاکھ روپے سے زائد سامان روانہ کیا جا چکا ہے ☆ تنظیم کے لاتعداد کارکن امدادی سرگرمیوں میں بھرپور انداز سے حصہ لے رہے ہیں ☆ آفات زدہ اور ضرورتمندوں کی امداد، اور تعلیم عام کرنے کی غرض سے انٹرنیشنل سطح پر ایک چیریٹی ارگنائز کی جا رہی ہے (احباب رابطہ فرمائیں) ☆ لاوارث بچوں کی پرورش و تعلیم کے بارے میں حکمت عملی طے کی جا رہی ہے ☆ بے گھر لوگوں کو گرے ہوئے مکانوں کی مرمت اور سر چھپانے کیلئے ممکنہ ضروری امداد دینے کی پلاننگ کی گئی ہے ☆ زلزلہ سے متاثرہ علاقوں میں شہید ہونے والی مساجد و دینی درسگاہوں کی تعمیر نو اور علماء و طلبہ کی خصوصی امداد کی جامع منصوبہ بندی کی جا چکی ہے۔ ان مقاصد کیلئے حبیب بینک سرگودھا روڈ گجرات پاکستان میں اکاؤنٹ نمبر 11444 کھول دیا گیا ہے۔

اس سلسلہ میں ہمارا ساتھ دیجئے!

عالمی تنظیم اہل سنت مرکزی دفتر: نیک آباد مراڑیاں شریف بائی پاس روڈ گجرات پاکستان

Ph:053-3521401-2 Fax:3511855 email "atas@ahlesunnat.info" www.ahlesunnat.info

---

ھو القادر

جامعہ قادریہ عالمیہ نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات کے شعبہ طلبہ میں

تجربہ کار و ماہر اساتذہ کی زیرنگرانی جدید درس نظامی (مساوی ایم اے عربی و ایم اے اسلامیات) کی تمام کلاسوں مع دورہ حدیث اور 2 سالہ قاری خطیب کورس سال اول و سال دوم کیلئے

داخلہ جاری ہے! مسافر طلبہ و طالبات کیلئے خوراک رہائش و تعلیم فری ہے!

پختہ حافظ قرآن یا مڈل پاس طلبہ داخلہ لے سکتے ہیں کلاسز کا آغاز 14 نومبر بروز سوموار ہوگا

طلبہ و طالبات کے شعبوں میں جدید کمپیوٹرز کا انتظام بھی کیا گیا ہے!

الداعی الی الخیر:

053-3001401

صاحبزادہ محمد عثمان افضل قادری ناظم اعلیٰ جامعہ قادریہ عالمیہ و شریعت کالج طالبات نیک آباد (مراڑیاں شریف) بائی پاس روڈ گجرات پاکستان

فون 2-3521401 0333-8403748 ای میل qadri@ahlesunnat.info ویب www.ahlesunnat.info

marfat.com